قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

منگل 20 دسمبر 2022ء | 25/جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 20/فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:279

ارشاد باری تعالیٰ

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(البقرۃ: 188)

ترجمہ: وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہو گی کہ ایک شخص اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے۔ پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی نقل الحدیث)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

- ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کُل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگزر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 596 ایڈیشن 1988ء)

- کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصّہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 396)

- ایک اور ضروری صفت خدا تعالیٰ کی... اُس کا توّاب اور غفور ہونا ہے اور توّاب اور غفور کے یہ معنی ہیں کہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور گنہ بخشنے والا ہے... خدا توّاب اور غفور ہے اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزم محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے اور اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔ عیسائی مذہب بھی توبہ قبول کرنے کا قائل ہے مگر اس شرط سے کہ توبہ قبول کرنے والا عیسائی ہو لیکن اسلام میں توبہ کے لئے کسی مذہب کی شرط نہیں ہے۔ ہر ایک مذہب کی پابندی کے ساتھ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور صرف وہ گناہ باقی رہ جاتا ہے جو کوئی شخص خدا کی کتاب اور خدا کے رسول سے منکر رہے اور یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان محض اپنے عمل سے نجات پا سکے بلکہ یہ خدا کا احسان ہے کہ کسی کی وہ توبہ قبول کرتا ہے اور کسی کو اپنے فضل سے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 189-190)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ نے دونوں کو، میاں کو بھی اور بیوی کو بھی، کس طرح ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا احساس دلایا ہے۔ فرماتا ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

(البقرہ: 188)

یعنی وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ یعنی آپس کے تعلقات کی پردہ پوشی جو ہے وہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ نے جو لباس کے مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں کہ لباس ننگ کو ڈھانکتا ہے، دوسرے یہ کہ لباس زینت کا باعث بنتا ہے، خوبصورتی کا باعث بنتا ہے، تیسرے یہ کہ سردی گرمی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس اس طرح جب ایک دفعہ ایک معاہدے کے تحت آپس میں ایک ہونے کا فیصلہ جب ایک مرد اور عورت کر لیتے ہیں تو حتی المقدور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کو برداشت بھی کرنا ہے اور ایک دوسرے کے عیب بھی چھپانے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ مردوں کو بھڑکنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کو۔ بلکہ ایسے تعلقات ایک احمدی جوڑے میں ہونے چاہئیں جو اس جوڑے کی خوبصورتی کو دو چند کرنے والے ہوں۔ ایسی زینت ہر احمدی جوڑے میں نظر آئے کہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔

پھر فرمایا:

ایک مومن اور وہ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت وہ یہی چاہیں گے کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ لباس پہنیں جو خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بنے اور وہ لباس اس وقت ہو گا جب تقویٰ کے لباس کی تلاش ہو گی۔ جب ایک خاص احتیاط کے ساتھ اپنے ظاہری لباسوں کا بھی خیال رکھا جا رہا ہو گا اور جب تقویٰ کے ساتھ میاں بیوی کا جو ایک دوسرے کا لباس ہیں اس کا بھی خیال رکھا جائے گا اور اسی طرح معاشرے میں ایک دوسرے کی عیب پوشی کرنے کے لئے آپس کے تعلقات میں بھی کسی اونچ نیچ کی صورت میں تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(خطبہ جمعہ 3/ اپریل 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ہیں ہم لجنہ اماءاللہ، خدا کی باندیاں ہیں ہم (منظوم)
- لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر
- مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا
- لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی کے سلسلے میں حیرت انگیز مساعی
- مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ فرانس
- مالی قربانی کا ایک ایمان افروز نظارہ

دربارِ خلافت

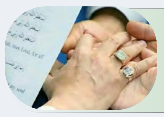

نظام جماعت سے دور ہوجانے والی لجنہ کو کیسے قریب کریں؟

مؤرخہ 4/ ستمبر 2022ء کو اٹلی کی نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءاللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ورچوئل ملاقات میں مکرمہ سیکرٹری صاحبہ نے سوال کیا:

- **میرا سوال یہ ہے کہ کچھ ایسی لجنہ ہیں جو جماعت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی اور جب ہم ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو وہ ملنے سے بھی انکار کر دیتی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ ہماری کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’بات یہ ہے کہ آپ صرف جماعتی کام کے لیے ان سے رابطہ کرتی ہیں۔ اسی لیے کرتی ہیں نا کہ آج جماعت کا اجلاس ہو رہا ہے، جلسہ ہو رہا ہے، اجتماع ہو رہا ہے۔ اس لیے تم آجاؤ یا تم چندہ دے دو یا فلاں مالی تحریک میں حصہ لو۔ ان سے جماعتی کام کے لیے رابطے نہ کریں بلکہ پہلے ان سے ذاتی تعلق کے لیے رابطے کریں۔ جب آپ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا۔ تو ان کو پتا لگے گا کہ یہ صرف ہم سے چندہ لینے کے لیے ہی نہیں آ رہیں۔ آہستہ آہستہ پھر انہیں جماعتی تنظیم کا بتائیں۔ جو پاکستانی ہیں ان کو بھی تو آہستہ آہستہ جب تعلق پیدا ہو جائے گا۔ بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ تمہارے اندر تو کوئی ایسی خوبی تو نہیں تھی جس کی وجہ سے اٹلی کی حکومت نے تم کو یہاں رہنے کے لیے جگہ دی تم لوگ پاکستان سے اسائیلم لے کر یہاں آئے ہو۔ یا باہر کے ملکوں سے بھی، تم کمانے کے لیے آئے ہو تو اللہ نے جو فضل کیا ہے اس کا اظہار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنو اور جماعتی پروگراموں میں حصہ لیا کرو۔ تو آہستہ آہستہ ذاتی تعلق پیدا ہو گا۔ پھر باتیں سمجھانا بھی شروع کر دیں۔ ایک دم اگر آپ ان کو سمجھائیں گی تو مختلف طبیعتیں ہوتی ہیں۔ وہ پھر چڑ بھی جاتی ہیں اور پھر چڑ کر وہ آپ کو جواب دینے لگ جاتی ہیں۔ approach صحیح ہونی چاہیے۔‘‘

(مطبوعہ الفضل آن لائن 15/ نومبر 2022ء)

دعا کا تحفہ

سفر کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے (یہ دُعا عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کی روایات جمع کر کے دی جارہی ہے)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰھُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ

(ترمذی کتاب الدعوات و ابوداؤد الجھاد)

ترجمہ: اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کے طلبگار ہیں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا، اور ہمیں اپنے عہد و پیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین ہے۔ اے اللہ! مَیں سفر کی مشقت، کسی اندوہناک منظر، اور گھر بار کے لحاظ سے بُری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 105)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ہیں ہم لجنہ اماءاللہ، خدا کی باندیاں ہیں ہم

محبت ہم کو اللہ سے، وفائیں سب محمدؐ سے
محمد مصطفیٰ ؐ کے دیں کا پرچم گاڑ دیں گی ہم
خدا کے دیں کی خاطر جان اپنی وار دیں گی ہم

ہمیں مقصود ہے تقویٰ، ہمیں مطلوب ہے اللہ
ہاں اپنا مال، اپنا وقت سب کچھ ہار دیں گی ہم
خدا کے دیں کی خاطر جان اپنی وار دیں گی ہم

تمہارا کام ہے جلنا، جلا کر راکھ کر دینا
لگاؤ گے جہاں تم آگ، کر گلزار دیں گی ہم
خدا کے دیں کی خاطر جان اپنی وار دیں گی ہم

ہیں ہم لجنہ اماءاللہ، خدا کی باندیاں ہیں ہم
زمانے کو وفاؤں کے نئے معیار دیں گی ہم
خدا کے دیں کی خاطر جان اپنی وار دیں گی ہم

سدرۃ المنتہیٰ۔ کینیڈا

راشدہ مصطفیٰ

لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر

الفضل کا اجراء بھی ابتدائی لجنہ کی مالی قربانیوں سے ہوا

1922ء - 2022ء

قسط 4 آخری

لجنہ اماء اللہ کا سو سالہ سفر مالی قربانی

مال خرچ کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن کریم کی پہلی سورت سورۃ البقرہ کی آیت 4 میں فرماتا ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۴﴾

(البقرہ:4)

اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۶﴾

(البقرہ:6)

اور یہی ہیں وہ جو فلاح پانے والے ہیں۔

مالی قربانی کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

(البقرہ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی ہمیں صدقہ وخیرات کا حکم ملتا ہے۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور اس میں ایک طرف صدقہ وخیرات کی اور دوسری طرف سوال سے بچنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا ’’اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔‘‘

(چالیس جواہر پارے صفحہ 128)

مالی قربانی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’حقیقی نیکی کرنے والوں کی خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لیے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لیے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو جائے اور اس کے منہ کے لیے یہ خدمت ہے .... خدا کی رضا جوئی کے لیے اپنے قریبوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور مسکینوں کو فقروفاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 67)

متفرق چندہ جات

جماعت احمدیہ کا مالی نظام بہت وسیع ہے۔ہر تنظیم کا اپنا اپنا چندہ ہے مثلاً انصار اللہ کا چندہ، خدام الاحمدیہ کا چندہ، لجنہ اماء اللہ کا ممبری چندہ، ناصرات الاحمدیہ کا چندہ، اطفال الاحمدیہ کا چندہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ چندہ عام، چندہ جلسہ سالانہ، چندہ اجتماع، چندہ بلال فنڈ، مریم فنڈ، چندہ وصیت، تحریک جدید، وقف جدید بھی اہم چندہ جات ہیں۔

اس کے علاوہ جب کبھی بھی کسی مسجد کی تعمیر کے لیے یا کسی مشن ہاؤس یا کہیں جگہ خریدنی پڑے جماعت کے کاموں کے لیے تو پوری جماعت کے ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتی ہیں۔

احمدیت کے عظیم الشان مالی نظام کا نتیجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’اگر ساری دنیا احمدی ہو جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساری دنیا سے یہ مطالبہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ تمہارے ایمانوں کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔اگر تم سچے مومن ہو، اگر تم جنت کے طلبگار ہو، اگر تم خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی جائیدادوں کا 1/10 سے 1/3 حصہ اسلام اور مصالح اسلام کی اشاعت کے لیے دے دو اس طرح ساری دنیا کی جائیدادیں قومی فنڈ میں آجائیں گی اور بغیر کسی قسم کے جبر اور لڑائی کے اسلامی مرکز صرف ایک نسل میں تمام دنیا کی جائیدادوں کے 1/10 سے 1/3 کا مالک بن جائے گا اور اس قومی فنڈ سے تمام غرباء کی خبر گیری جا سکے گی۔‘‘

(نظام نو مصنف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صفحہ 109-110)

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کی خواتین کی مالی قربانیوں کی مثال

حضرت ام المؤمنینؓ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی قربانیوں کا تو شمار کرنا ناممکن ہے۔آپؓ کی ساری زندگی جماعت کی خدمت میں بسر ہوئی۔ اس زمانہ میں کوئی تحریک تو نہ تھی نہ تنظیم تھی۔صرف حضرت مسیح موعودؑ کے ایک اشارے پر تمام جماعت کے مردوزن قربانی کے لیے تیار رہتے۔ اس وقت سب سے پہلی ضرورت مالی قربانی کی جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی میز بانی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جب اپنی جماعت کی بنیاد ڈالی جس کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اصحاب جماعت نے قادیان آنا شروع کیا۔عورتیں بھی آئیں۔ ان سب کی میز بانی کی پوری ذمہ داری صرف اور صرف حضرت ام المؤمنینؓ کی ہوتی تھی۔آپؓ خود کھانا پکواتی تھیں یا اپنی نگرانی میں پکواتی تھیں۔مہمانوں کی اکثریت کا قیام بھی دارالمسیح میں ہوتا تھا۔اکثریت مہمان خواتین کی بھی دارالمسیح میں ہی قیام کرتی تھی۔آپؓ اپنے گھر کے بھی کئی کمرے خالی کر دیا کرتی تھیں۔مہمانوں کو صبح کے وقت چائے بھجوایا کرتی تھیں۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھا کرتیں۔حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے لے کر آخر تک کوئی مالی تحریک ایسی نہ تھی جس میں آپؓ کا نمایاں حصہ نہ ہو۔ابتدائی زمانہ میں تو مہمان نوازی کا خرچ بھی خود حضرت مسیح موعودؑ برداشت کرتے تھے اور حضور علیہ السلام کی ان قربانیوں میں حضرت اُم المؤمنین برابر شریک رہتی تھیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپور تھلوی سے روایت ہے کہ:

’’ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لیے چندہ ہو کر نہیں جاتا تھا۔حضورؑ اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لیے کوئی سالن نہیں ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت یا رہن کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لیے سامان بہم پہنچایا۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 7-8)

آپؓ نے کبھی تحریک جدید کا وعدہ نہیں لکھوایا تھا جیسے ہی حضورؓ اعلان فرماتے اس کے معاً بعد آپؓ اپنا چندہ گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ نقد عطا فرماتیں۔آپؓ نے لجنہ کے قیام سے پہلے بھی مالی قربانی میں مثالیں قائم کیں۔کوئٹہ کا زلزلہ 31/ مئی 1935ء کو آیا اس میں آپؓ نے 200روپیہ چندہ دیا۔ خلافت جوبلی فنڈ میں 500روپے دیے۔تعمیر مہمان خانہ اور توسیع مسجد کے 200روپے دیے۔ 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تعلیم الاسلام کالج کے لیے ڈیڑھ لاکھ چندہ کی تحریک کی آپؓ نے پانچ سو روپے عنایت فرمائے۔

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 308-309)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا وجود شعائر اللہ میں سے تھا اور اللہ تعالیٰ کے متعدد نشانات کا مظہر تھا۔آپؓ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات میں سے ہیں۔آپؓ کا نام فہرست میں دوسرے نمبر پر درج ہے۔ آپؓ لجنہ اماء اللہ لاہور کی 1958ء سے 1967ء تک صدر رہیں۔آپؓ کی عاملہ نے آپؓ کی ہدایات کی روشنی میں کام کرتے ہوئے ترقی کی منزل کی طرف اپنے قدم بڑھائے۔

آپؓ مالی قربانیوں میں بھی حصہ لیتی رہی ہیں۔جب جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک ہوئی تو آپؓ نے ایک ہزار روپیہ دیا۔ 1961ء میں مصباح اعانت فنڈ کا اعلان ہوا تو جس کے لیے ساٹھ روپے مقرر کیے گئے تھے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس میں حصہ لینے والی ممبرات کے نام مصباح میں دس سال تک بغرض دعا شائع کریں گے۔ اس تحریک میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے بھی حصہ لیا۔تحریک خاص میں آپؓ نے 2000روپے عطا فرمائے۔

(تاریخ لجنہ جلد چہارم صفحہ 539)

حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نام ونمود کی خواہاں کبھی بھی نہیں تھیں۔ نیکی کے کاموں کو وہ عام طور پر چھپا کر کیا کرتی تھیں۔اسی طرح صدقہ وخیرات کو بھی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی تھیں۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔انفاق فی سبیل اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔تحریک جدید کا چندہ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دیتی تھیں نہ صرف اپنے بچوں کا بلکہ اپنی خادمہ محمد بی بی کا چندہ بھی اپنی طرف سے ادا کرتیں۔

اصحاب احمد جلد 12 کے صفحہ 76 پر تحریر ہے کہ:

’’حضرت سیّدہ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مندرجہ رسالہ الوصیّت صفحہ نمبر 29 کے مطابق نظام وصیت سے مستثنٰی تھیں لیکن اس کے باوجود آپ چندہ عام اور حصہ جائیداد ادا فرماتیں رہیں۔ حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب نے رقم فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے چندوں کو ملا کر کم از کم 1/3 حصہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں جا رہا ہے۔‘‘

جماعت کی مختلف تحریکات میں موصوفہ نے حصہ آمد اور تحریک خاص میں دو ہزار روپیہ چندہ دیا۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں آپؓ کا نام شامل ہے۔

(محسنات صفحہ 187-188)

اہلیہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور دوسری صحابیات کی مالی قربانی

حضرت مسیح موعودؑ کو ایک تبلیغی اشتہار کے لیے 60 روپے کی ضرورت تھی۔ آپؑ نے منشی ظفر احمد صاحب سے فرمایا کہ آپ کی جماعت یہ انتظام کر سکے گی؟

آپ خود اپنا واقعہ سناتے ہوئے بتاتے ہیں کہ:

’’میں نے عرض کی حضرت! ان شاء اللہ کر سکے گی اور میں جا کر روپے لاتا ہوں۔ چنانچہ میں فوراً کپور تھلہ گیا اور جماعت کے کسی فرد سے ذکر کرنے کے بغیر اپنی بیوی کا ایک زیور فروخت کر کے ساٹھ روپے حاصل کیے اور حضرت صاحب کی خدمت میں لا کر پیش کر دیے۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور جماعت کپور تھلہ کو دعا دی۔ چند دن کے بعد منشی اروڑہ خان صاحب بھی لدھیانہ گئے۔ تو حضرت صاحب نے ان سے خوشی کے لہجہ میں ذکر فرمایا کہ ’’منشی صاحب اس وقت آپ کی جماعت نے بڑی ضرورت کے وقت مدد کی۔‘‘ منشی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا ’’حضرت کون سی مدد؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں‘‘ حضرت صاحب نے فرمایا ’’یہی جو منشی ظفر احمد صاحب جماعت کپور تھلہ کی طرف سے ساٹھ روپے لائے تھے‘‘ منشی صاحب نے کہا حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے تو مجھ سے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی جماعت سے ذکر کیا ہے۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا۔ اس کے بعد منشی اروڑہ صاحب میرے پاس آئے اور سخت ناراضگی میں کہا کہ حضرت صاحب کو ایک ضرورت پیش آئی تھی تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا۔ میں نے کہا منشی صاحب تھوڑی سی رقم تھی اور میں نے اپنی بیوی کے زیور سے پوری کر دی۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 10-11)

والدہ ماجدہ چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ احمدیہ سلسلہ کے لیے بے حد عقیدت رکھنے والی اور قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ ہر قربانی میں پیش پیش رہتیں۔ اسی وجہ سے آپؓ کا نام منارۃ المسیح پر ذیل الفاظ میں کندہ ہے۔

’’44۔ حسین بی بی والدہ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان ڈسکہ ضلع سیالکوٹ‘‘

آپ نے خالص موحّدانہ زندگی بسر کی۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور رحم کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت وافر عطا فرمایا تھا۔ یتامیٰ اور مساکین کے لیے اپنے ہاتھ سے پارچہ جات تیار کرتی رہتی تھیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 9)

عزیز بیگم اہلیہ خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی

منارۃ المسیح کی تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کے پورا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی تھی۔ اس تحریک میں ایک سو روپیہ دینے والوں کے نام منارۃ المسیح پر کندہ کروائے گئے تھے۔ آپ کا نام بھی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہے۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں آپ کا نمایاں حصہ ہوتا تھا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 13-14)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حکیم مولوی نور الدینؓ کے زمانہ میں مالی قربانی اخبار الفضل کا اجراء

الفضل کن حالات میں جاری ہوا اور اس کے لیے سلسلہ احمدیہ کی معزز خواتین نے کیا گرانقدر خدمات انجام دیں وہ تاریخ احمدیت اور تاریخ احمدیہ مستورات میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

الفضل اخبار 19/ جون 1913ء کو جاری ہوا اور اس کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہی زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کیا۔ آپؓ الفضل کے لیے دی گئی مالی قربانی کے متعلق فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے میری بیوی (حرم اوّل) کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ جو اس زمانے میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا اپنے دو زیور مجھے دے دیے۔ کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے۔ جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیوارت کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے وہ دو کڑے فروخت ہوئے۔ یہ ابتدائی سرمایہ ’’الفضل‘‘ کا تھا۔‘‘

پھر فرماتے ہیں:

’’دوسری تحریک اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المؤمنینؓ کے دل میں پیدا کی اور آپؓ نے اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپیہ میں بکی الفضل کے لیے دے دی۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 17-19)

زنانہ دعوت الی الخیر فنڈ

الفضل میں 25/ فروری 1914ء کو ایک لجنہ کی تحریک کا اعلان شائع کیا کہ عورتوں کا یہ چندہ تبلیغ اور سلسلہ کے کاموں میں خرچ کیا جائے گا۔ اس فنڈ کی ابتداء حضرت ام المؤمنینؓ کے چندہ سے کی گئی جو دو روپے تھا۔ یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی طرف سے 7/ جنوری 1914ء کے الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ آپؓ نے زیر عنوان ’’من انصاری الی اللہ‘‘ لکھا ’’میں نے چاہا کہ ایک دعوت الی الخیر کا زنانہ فنڈ کھولا جائے جس میں عورتوں کے چندے شائع کیے جائیں اور عورتوں میں تحریک کی جائے کہ وہ بھی اس دینی کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ آجکل دین کی سب سے پہلی مدد مالی مدد ہے اور وہ اس کام میں تو کم سے کم فوراً حصہ لے سکتی ہیں۔‘‘

یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی۔ پہلی فہرست اس فنڈ کی جو شائع کی گئی تھی وہ مندرجہ ذیل ہے:

نام	چندہ		
	پیسہ	آنہ	روپیہ
معرفت صوفی غلام محمد صاحب عورتوں کا چندہ	1	8	0
والدہ صاحبہ ناصر احمد (حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)	1	0	1
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب	1	0	1
اہلیہ صاحبہ مستری عبد الرحمان صاحب	0	10	0
اہلیہ صاحبہ میر محمد اسحاق صاحب	0	8	0
اہلیہ صاحبہ مستری عبد الرحمان صاحب	0	4	0
اہلیہ صاحبہ عبد الحئی عرب صاحب	1	0	0
اہلیہ صاحبہ بابو عثمان صاحب	0	4	0
میزان	6	4	0

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 23-24)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی مالی تحریک

مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے مالی تحریک بارہ ہزار روپے کی فرمائی۔ الفضل نے لکھا کہ ’’اگرچہ مرد ایک ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ کر چکے ہیں پھر بھی مستورات میں جلسہ کی تجویز ہے اور خواتین بھی غیر معمولی طور پر چندہ میں حصہ لے رہی ہیں۔‘‘ حضرت امّ المؤمنین نے سو روپیہ چندہ دیا۔

چنانچہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے 27/ اپریل 1914ء کو خواتین قادیان کا جلسہ ہوا۔ اکثر بیبیوں نے چندہ دیا اور کئی زیور بھی جمع ہوئے۔ یہ تحریک دعوۃ الی الخیر کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دور میں جاری ہوئی تھی۔ اب مزید ضرورت پڑنے پر دوبارہ تحریک کی گئی۔ سکول کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے بھی ایک ایک پیسہ خوشی با مراد دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 29)

ولایت میں تبلیغ کے لیے ’’تبلیغ ولایت فنڈ‘‘ میں مستورات کی مالی قربانی

عورتوں کو دین کی خاطر قربانی کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

’’ولایت کے اخراجات تبلیغ بڑھ رہے ہیں اور اس وقت پانچ سو روپیہ ماہوار کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ جس سے وہاں گزارہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت وہاں ایک آدمی ہے لیکن دو کے بغیر گزارہ نہیں۔ پس پانچ سو سے کم میں کسی صورت میں گزارہ نہیں ہوسکتا۔ مرد آٹھ دس ہزار روپیہ کے قریب سلسلہ کی مختلف ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ عورتیں اپنے ذمہ یہ پانچ سو کی رقم لے لیں۔ گویا مردوں سے قریباً سولہواں حصہ خرچ ان کے ذمہ پڑتا ہے۔ اس سے ان کا عہد بھی پوار ہو جائے گا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی۔‘‘

حضورؓ نے یہ بھی فرمایا کہ

’’آئندہ ہر ایک عورت جو چندہ دے خواہ ماہوار خواہ اعانت کے طور پر وہ سب اسی فنڈ میں یعنی ’’تبلیغ ولایت فنڈ‘‘ میں جمع ہوا کرے۔

اس میں سے دسواں حصہ لنگر میں دیا جایا کرے اور باقی ولایت کی تبلیغ پر خرچ ہو۔"

حضورؓ نے گاؤں کی عورتوں کے لیے یہ طریق بھی تجویز فرمایا کہ:

"ایک آٹا فنڈ" قائم کر لیں اور روزانہ ایک مٹھی آٹے کی الگ کر کے ایک برتن میں جمع کر دیا کریں۔ جو ہفتہ وار جمع ہو کر عورتوں کے تبلیغ فنڈ میں جمع کیا جائے اور فروخت کر کے اس کی قیمت قادیان بھجوا دی جایا کرے اس طرح آسانی سے بہت سی رقم ہر گاؤں سے جمع ہوسکتی ہے۔"

(ضمیمہ الفضل قادیان دار الامان 12 تا 18-19/ دسمبر 1916ء صفحہ 5)

مستورات کا والہانہ لبیک

اہلیہ صاحبہ چوہدری فتح محمد سیال صاحب ایم اے نے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نواسی ہیں اپنا زیور قیمتی بائیس روپیہ بطور اعانت کے دیا۔ قادیان کی غریب عورتوں نے اپنے زیورات روپیہ پیسہ سے ایثار کا عمدہ نمونہ دکھلایا۔

فیروز پور کی خواتین کی قربانی

حضورؓ کی اس تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے جو خواتین ماہوار چندہ دیا کرتی تھیں ان سب نے شرح چندہ میں اضافہ کیا اور جو چندہ نہ دیتی تھیں انہوں نے بھی دینا شروع کر دیا۔ اس طرح ماہوار چندہ کی شرح میں چھ سات روپے کا اضافہ ہو گیا۔

جب عورتوں کا چندہ الگ ہو گیا تو ان کو شوق ہونے لگا کہ ہماری آمد چندہ بڑھے اور ماہوار موعود چندوں میں سے کوئی بقایا دار نہ رہے۔ چنانچہ جہاں جہاں سے چندہ وصول نہ ہوا تھا سیکرٹری صاحبہ محترمہ صفیہ بیگم صاحب بنت مولوی عبد القادر صاحب بمعیت بعض مددگاروں کے خود گئیں اور چندہ کی وصولی کی۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 39-42)

شملہ کی خواتین کی قربانی

انجمن احمدیہ کی جو سالانہ رپورٹ شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ "یہ خوشی کی بات ہے کہ اس سال احمدی بہنوں نے بھی چندہ میں خاصہ حصہ لیا چنانچہ تقریباً ساٹھ روپے ان کی طرف سے وصول پائے۔"

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 46)

اہلیہ بابو محمد امیر صاحب کی قربانی

بابو محمد امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ "خاکسار اپنی بیوی صاحبہ کو...روپے ماہوار ان کی خاص ضروریات کے لیے دیا کرتا ہے۔ ان میں سے... ماہوار وہ چندہ دے دیتی ہیں اور شائد اب تک اخبار الفضل کی خریدار بھی ہیں۔ اب ان کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ تحریک شملہ میں انہوں نے علاوہ ماہواری اور وقتی چندوں کے مبلغ...روپے دینے کی نیت کی ہے...تحریک شملہ کے متعلق لکھتی ہیں۔ چندہ خاص میں امید ہے کہ آپ پورے مہینے کی تنخواہ دیں گے۔ دنیا کے کام تو پورے ہو ہی جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ راضی ہو جاوے تو ایک مہینہ کی تنخواہ کی کوئی بات نہیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 49)

مختلف جماعتوں کی خواتین کی مالی قربانی

احمدی مستورات مکھیانہ تبلیغ ولایت کے لیے ماہوار چندہ جمع کر کے بھجواتی تھیں۔

مستورات قادیان نے 29/ دسمبر 1920ء جلسہ سالانہ کے موقع پر حضورؓ کی تقریر سنی اور ایک ہزار سے زیادہ چندہ جمع کیا۔

جماعت احمدیہ لاہور کی خواتین میں بھی بیداری کے آثار پیدا ہو چکے تھے۔ مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب نے وعظ فرمایا اور خواتین کو قومی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ وعظ کے بعد اہلیہ صاحبہ عبدالحمید صاحب آڈیٹر اور اہلیہ صاحبہ پہلوان کریم بخش صاحب نے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ خدا کے فضل سے عورتوں نے بڑی خوشی سے چندہ دیا۔

گجرات شہر کی خواتین بھی کسی سے کم نہ تھیں ان کی بیداری کا یہ عالم تھا کہ ہر روز صبح اور شام کی نمازوں میں مسجد آتیں باجماعت نماز ادا کرتیں اور جمعہ بھی باقاعدگی سے پڑھتی تھیں۔ مستورات کی ایک انجمن بنا کر باقاعدہ چندہ کی فہرست کھولی گئی اور پندرہ روپے چندہ جمع کیے گئے۔

امرتسر کی احمدی عورتوں کا جوش کے عنوان سے الفضل میں مضمون شائع ہوا۔ مستری اللہ بخش صاحب وزیر ہند پریس امرتسر نے لکھا کہ ان کی اہلیہ صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام امریکن فنڈ کے لیے مستورات سے چندہ وصول کرنا شروع کیا۔ دو ماہ میں مستورات سے امریکن فنڈ کے لیے چندہ پچیس روپے آٹھ آنے وصول پائے۔

ساتانہ کی احمدی خواتین اسی سال (1921ء) منظم ہوئیں۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتی تھیں مولوی محمد ابراہیم بقاپوری نے اس جماعت کی پڑتال کی تو رجسٹر ملاحظہ فرمایا تو بہت خوش ہوئے اور تحریر فرمایا:

"جو باقاعدگی مستورات کے چندہ کے متعلق یہاں دیکھی گئی ہے وہ اور کسی جگہ نہیں دیکھی گئی اور یہی بات میرے لیے سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہوئی۔"

لدھیانہ کی مستورات نے سال 1921ء میں چندہ جمع کر کے مرکز کو ارسال کیا۔ لدھیانہ کی مستورات وصولی چندہ میں مردوں کی تحریک کی مطلق محتاج نہیں رہی ہیں۔ بلکہ اکثر موقعوں پر انہوں نے عمدہ طریق عمل سے خود مردوں کو بھی امداد پہنچائی۔

خواتین امرتسر نے فروری 1921ء تا نومبر 1921ء تک دس ماہ میں دو سو نوے روپے آٹھ آنے چندہ اشاعت اسلام امریکن فنڈ میں دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 64)

تعمیر زنانہ وارڈ نور ہسپتال کی تعمیر

نور ہسپتال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں جاری ہو چکا تھا لیکن عورتوں کے لیے علیحدہ وارڈ نہ تھی۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نور ہسپتال کے انچارج مقرر ہوئے تو انہوں نے احمدی مستورات سے اپیل کی کہ اگر عورتیں چار ہزار روپے چندہ، جمع کر دیں تو ایک لمبا کمرہ مع برآمدہ وصحن بنایا جا سکتا ہے۔

احمدی مستورات نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور ایک سال میں ایک ہزار روپیہ کے قریب جمع ہو سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ سے الفضل میں اس تحریک کے لیے مضمون لکھ کر چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں سب سے پہلے اس فنڈ میں 50 روپے سلیمہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب نے بھجوائے۔ پھر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، فہمیدہ بیگم صاحبہ شاہ جہانپوری، صفیہ سلطان صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین شاہ صاحب، محمودہ صاحبہ مالیر کوٹہ، خواتین امرتسر اور خواتین شاہجہاں پور اور نصرت گرلز سکول قادیان کی طالبات نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 61-63)

یکم اگست 1923ء کو صبح آٹھ بجے زنانہ وارڈ کا سنگ بنیاد حضرت ام المؤمنین کے مبارک ہاتھوں سے رکھا گیا۔ آپؓ نے دعا فرمائی اور زنانہ وارڈ کے کمروں کی بنیادی اینٹ رکھی۔ اس موقع پر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہؓ نے شفا خانہ کا مختصر حال اور کارگزاری پیش کرتے ہوئے چندہ کی تحریک کی اسی وقت ڈیڑھ سو روپے کے قریب وعدہ ہو گیا۔ سب سے بڑی رقم پانچ صد روپے کے قریب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی اہلیہ مکرمہ کی طرف سے دیے گئے۔ بقیہ رقم کا بڑا حصہ اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اور اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے تھوڑا تھوڑا کر کے جمع کیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 124)

کرم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت منشی امام دینؓ کا واقعہ

جب حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد لنڈن کے لیے تحریک فرمائی تو کرم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت منشی امام الدین صاحب کے پاس کافی زیور موجود تھا۔ آپ نے غالباً صرف ایک زیور اپنی والدہ مرحومہ کی نشانی کے طور پر رکھ کر بقیہ سارا زیور اپنی خوشی سے پیش کر دیا۔ جس وقت آپ گھر سے زیور بھجوانے لگیں تو چاندی کا زیور ترازو میں سیروں کے حساب سے نکلا تھا۔ آپ تولنے کے بعد بہت خوش ہوئیں کہ اس کا اتنا وزن ہوا ہے اور بہت ہی خوشی سے اسے پیش کر دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 13)

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے مسجد فضل لنڈن کے لیے دس پندرہ اشرفیاں دیں۔

تیس ہزار کی رقم چند روز میں ہی جماعت قادیان، ضلع گورداسپور، ضلع امرتسر اور ضلع لاہور کے احمدیوں نے ہی پوری کر دی۔

تحریک چندہ خاص میں مستورات کی مالی قربانی

اپریل 1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے انجمن کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اس چندہ کی تحریک کی صیغہ بیت المال پر ایک لاکھ روپے کا قرض تھا۔ آپؓ نے دو ماہ کے اندر اندر یہ رقم جمع کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ آپؓ نے چندہ تقسیم فرماتے ہوئے قادیان کی مستورات کے ذمہ ایک ہزار روپے کی رقم لگائی۔ جس میں سے سب سے پہلے حضرت اُم المؤمنینؓ نے پہلی رقم ایک سو روپے عنایت فرمائی۔ باقی تمام ملک کی مستورات کے لیے باقی 900 روپے کی رقم جمع کرنی تھی۔

حضرت امّ المؤمنینؓ کی ملیریا کی وباء کے لیے مالی قربانی (ستمبر 1924ء)

برسات کے موسم میں اکثر اوقات قادیان میں ملیریا کی وباء پھیل جاتی تھی۔ ان ایام میں غرباء کے لیے حضرت امّ المؤمنینؓ نے اٹھارہ روپے کی کونین خرید کر نور ہسپتال کو عنایت فرمائی۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 153)

فروری 1925ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سفر یورپ سے واپسی پر اخراجات بڑھ جانے پر جماعت احباب سے ایک لاکھ روپے کی تحریک کی جس پر لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی بے مثال تھی۔

پندرہ سو روپے نقد، زیور اور وعدوں کی صورت میں اسی وقت جمع ہو گیا۔ بقیہ فہرستیں تیار کرنے کا کام بھی شروع کیا گیا۔ اس کی پہلی فہرست

جس میں 114 خواتین جو احمدی تھیں کے نام بیت المال کے ناظر صاحب کی طرف سے شائع کی گئی۔ جنہوں نے معقول چندہ ادا کیا۔ ان میں طلائی زیورات اور نقرئی زیورات بھی شامل تھے۔

اس تحریک کے لیے حیدر آباد دکن کی سلیمہ بیگم صاحبہ نے حضورؓ کی خدمت میں خط لکھا۔ فرماتی ہیں:

''حضور کا بھی بہت بڑا احسان ہے کہ اپنے ناچیز خادموں کے لیے ایسے متبرک مواقع بار بار مہیا فرماتے ہیں، اس تحریک کے مطابق میرے خاندان کے سب لوگ ایک ایک ماہ کی آمدنی ادا کرتے ہیں۔ چونکہ یہ چندہ خدا کے لیے ہے۔ اس لیے یہ عاجزہ اپنے تمام گھر والوں کا چندہ یکجا کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرتی ہے۔ حضور اسے قبول فرمائیں۔ نیز کل کی ڈاک سے مبلغ 56 روپے کلدار سیدہ امۃ الحئی صاحبہ کی لائبریری کے لیے روانہ کیے ہیں۔''

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 162)

''امۃ الحئی لائبریری'' کا قیام اور لجنہ کی مساعی

یہ لائبریری حضرت سیّدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ کی وفات کے بعد لجنہ اماء اللہ نے قائم کی جس کی تمام تر ذمہ داری بھی خود لی اور اس لائبریری کے لیے جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات 4 آنے فی خاندان چندہ لینا تجویز کیا۔ اس چندہ میں قادیان کی عورتیں بھی شامل تھیں۔ یہ لائبریری 1927ء میں قائم کی گئی اور اس کی مہتمم حضرت سیدہ اُمّ طاہرؓ مقرر کی گئیں۔ لجنہ کی درخواست پر حضرت اُمّ المومنینؓ نے ایک الماری مرحمت فرمائی۔

لجنہ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک گول کمرہ عنایت فرمایا جہاں 16/ستمبر 1927ء کو اس کا افتتاح کیا گیا۔ ابتداء میں دو سو روپے کی کتب خریدی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت اُمّ المؤمنینؓ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر افراد نے کتب دیں۔ 1930ء کی رپورٹ کے مطابق لائبریری میں سات سو کے قریب کتب تھیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 231)

دسمبر 1925ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات کے قیام طعام کے لیے مالی قربانی

اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد کسی کھلی جگہ کروانے کی تجویز پیش ہوئی۔ اس سال چھ سو مستورات تین قیام گاہوں میں ٹھہریں۔ ہر قیام گاہ کی الگ منتظمہ تھی۔ اس سال یہ تجویز کیا گیا کہ آئندہ جلسہ مستورات کا کسی کھلی جگہ پر انتظام کیا جائے جس کا خرچ لجنہ برداشت کرے گی۔ اس موقع پر چندہ مستورات نو سو روپے جمع ہوا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 188)

امیر جماعت احمدیہ فیروز پور جناب مرزا ناصر علی صاحب کی اہلیہ کی مالی قربانی

انہوں نے احمدیہ مسجد فیروز پور کی خستہ حالت دیکھ کر پانچ صد روپے کی گراں قدر رقم برائے مرمت مسجد سامان اور دریوں وغیرہ کے لیے عطا کی اور مقامی جماعت کے یتیم ومساکین کے لیے بھی 500 روپے دیے۔ یعنی کل ایک ہزار روپے جو آجکل کے شائد لاکھوں روپے کے برابر ہوں گے۔

ان کی اس شاندار مالی قربانی پر لجنہ اماء اللہ نے ایک ریزولیشن پاس کی اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 205)

شدھی تحریک کے مقابلہ میں احمدی خواتین کی بے مثال قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1923ء میں اس تحریک کے خلاف آواز اٹھائی اور 7/مارچ 1923ء کو اس فتنہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اور ڈیڑھ صد احمدیوں کی ضرورت کا مطالبہ کر دیا اور فرمایا کہ ہر مجاہد کو تین ماہ اپنے خرچ پر وہاں رہنا ہوگا۔ ساری جماعت نے اس پر لبیک کہا اور ہر طبقہ کے افراد نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس مہم کے لیے حضورؓ نے 50 ہزار روپے جمع کرنے کی اپیل فرمائی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا چندہ دو سو روپے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ کئی عورتوں نے اپنے آپ کو جہاد کے لیے پیش کیا کہ ہم بھی وہاں جا کر کام کریں گی۔ مثلاً سعیدہ بیگم صاحبہ نے لاہور سے، سردار بیگم دختر شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ ضلع فیروز پور، زینب بیگم طاہرہ بنت حکیم شیخ عبد الرحیم صاحب آگرہ، محمودہ خاتون اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلہ اور عمر بی بی والدہ محمد عبد الحق صاحب آگرہ سب نے حضورؓ کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کرنے کے لیے خطوط لکھے۔

حضرت سیدہ امۃ الحئی حرم دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بیس بڑے دوپٹے اور ایک چھوٹا دوپٹہ عید کے موقع پر ان راجپوت عورتوں کے لیے بھیجے جنہوں نے فتنہ ارتداد کا مقابلہ جوانمردی سے کیا اور اس وجہ سے تکالیف برداشت کیں۔

ایک عورت جو کرایہ کے مکان میں رہتی تھی نے حضورؓ کی خدمت میں پندرہ روپے آٹھ آنے بھجوائے جس کا نام زینب زوجہ فقیر محمد تھا اپنے گھر کا سارا سامان بیچ کر یہ چندہ دیا۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 118-123)

نادار بچیوں کی تعلیم کے لیے ایک مالی قربانی کی تحریک

نادار بچیوں کے لیے ایک مالی قربانی کی تحریک شروع کی گئی۔ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد علی صاحب بدوملہی انسپکٹر انجمن احمدیہ نے الفضل میں لکھا:

''ہر ایک شہر اور ہر ایک گاؤں میں لجنہ اماء اللہ کے ماتحت ایسا انتظام کیا جائے جس میں چندے کی ایک ایسی مد کھولی جائے جن سے ان لڑکیوں کی جو یتیم یا غریب ہیں تعلیمی ضروریات پوری کی جائیں یعنی مفت کتابیں دی جائیں اور سامان تعلیم بہم پہنچایا جائے جس سے وہ ترقی کر سکیں...... پس جہاں لجنہ اماء اللہ کے ماتحت اور کاموں کے کرنے کا ارادہ کیا ہے وہاں میری اس مختصر عرض پر غور کر کے اس کے متعلق مناسب طریق کو عمل میں لایا جائے۔''

یہی تجویز آج مستقل طور پر شعبہ خدمت خلق کے رنگ میں ظاہر ہو چکی ہے ہر سال سینکڑوں بلکہ ہزاروں بچیوں کو تعلیمی وظائف، نقد اور کتب کی صورت میں دی جاتی ہے۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 209)

اب تو امداد طلباء کے نام سے بھی ایک مستقل چندہ جاری ہے جس میں باقاعدہ لجنہ اماء اللہ اپنے وعدے لکھواتی ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد مہاجرین کے قیام و طعام کے انتظامات کا سہرا حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ کے سر رہا۔ جو اس کٹھن کام کو دیگر کارکنات کی مدد سے حضرت مصلح موعودؓ کی زیر ہدایت دن رات سرانجام دیتی رہیں اور حضورؓ کا سلوک انتہائی مشفقانہ اور مہربانہ تھا کہ ہر آنے والا آرام اور تسکین پاتا تھا۔ حضرت سیدہ ممدوحہ بذات خود ہر ایک کے لیے مہمان خانہ سے کھانا منگوا کر تقسیم فرماتیں۔ ان کے لیے کپڑے اور بستر فراہم کرتیں۔ ان کی رہائش کے لیے جگہ کا انتظام فراہم کرتیں۔ بیماروں کے علاج کا انتظام کرتیں۔ بعد میں حضرت آپا جان مریم صدیقہ صاحبہ نے یہ کام مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ کو سونپ دیا۔ چنانچہ تفصیلی ہدایات لینے کے لیے امۃ اللطیف صاحبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔ آپ نے حضرت اقدسؓ، حضرت ماں جانؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے ملاقات کروائی۔ کھانے کے متعلق ہدایات دیں۔ ایک ایک روٹی صبح شام لنگر خانہ سے دی جانے لگی۔ صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا تھا کیونکہ وبائی امراض زور پکڑ رہی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی قادیان سے آئی ہوئی بہت سی خواتین اور ان کے بچوں کے ساتھ لجنہ اماء اللہ لاہور کی خواتین نے بھی مہاجر خواتین کی خدمات سرانجام دیں۔

ہزاروں کی تعداد میں عورتیں اور بچے لاہور پہنچنے لگے۔ لٹے ہوئے قافلے نہایت کسمپرسی اور پریشانی کی حالت میں پہنچتے۔ ان کی حالت ناقابل بیان تھی۔ اکثر کے پاس جوتے، کپڑے، برتن اور برقع تک نہ تھے۔ ان سب کو کیمپوں میں ٹھہرایا گیا۔ کھانا بہت سی کارکنات اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی مستورات کھلاتی تھیں اور رات بسر کرنے کے لیے صفوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔ بیماروں کو دوائیں دیں۔ سینکڑوں رشتہ دار ایک دوسرے کو ملنے آتے۔ ان کو لینے آتے۔ تلاش کر کے ملایا جاتا اور کئی ایک کے پاس جانے کے لیے کرایہ تک نہ تھا کرایہ کا انتظام کیا جاتا۔

مختلف علاقوں کی لجنہ کی خدمات مہاجرین کے لیے

لاہور کی لجنہ نے بڑی کوشش کر کے مہاجرین کے لیے سامان اکٹھا کیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں کپڑے، بستر اور نقدی اکٹھی کر کے دفتر لجنہ اماء اللہ میں جمع کروائے۔

راولپنڈی کی لجنہ

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ ایک سرگرم رکن تھیں۔ وہ جہاں مہاجرین کو ٹھہرایا گیا تھا وہاں دیگر ممبرات کے ساتھ پہنچ کر امدادی کاموں میں شرکت کرتیں اتنا عمدہ اور موثر کام کیا کہ راولپنڈی کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر اور مسلم لیگ نے ان کے کام کو از حد سراہا اور انہیں کمشنر کا عہدہ دے دیا گیا۔ آپ شب و روز محنت کر کے مہاجرین کی آبادکاری کا کام رات گئے تک مصروف رہ کر کرتیں۔ جتنی خواتین کی ضرورت ہوتی وہاں لیکر پہنچ جاتیں اور بڑی خوش اسلوبی سے کام کو سرانجام دیتی تھیں۔

کھاریاں ضلع گجرات کی لجنہ نے بہت کام کیا۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کھاریاں نے مہاجرین کو آباد کیا۔ کثیر تعداد میں کپڑے اور بستر جمع کر کے دو ٹرکوں پر مرکز بھجوائے۔

گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور کی لجنہ کی قربانی

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد طفیل صاحب سابق صدر لجنہ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور (حال فیصل آباد) تحریر کرتی ہیں کہ:

''قیام پاکستان کے بعد ہم ہجرت کر کے ضلع لائلپور کے ایک گاؤں چک نمبر 69-RB گھسیٹ پورہ میں پہلے احمدی خاندان کی حیثیت سے آباد ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک کے ماتحت کہ احمدی مہاجرین اکٹھے مختلف مقامات پر آباد ہونے کی کوشش کریں۔ میں نے اپنے خاوند کو

تحریک کی کہ اس گاؤں میں زیادہ سے زیادہ احمدی آباد کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے پہلے اپنے تمام رشتہ داروں کو یہاں بلا کر آباد کیا، پھر ہم رتن باغ لاہور پہنچے اور زمیندار احمدی مہاجرین سے رابطہ کیا۔ انہیں گھسیٹ پورہ پہنچنے کی تحریک کی اور جب وہ تیار ہو گئے تو افسران سے مل کر 180-190 احمدی گھرانوں کو زمین الاٹ کرا کر یہاں آباد کرنے کا انتظام کیا۔ اس طرح یہاں احمدی آبادی کی اکثریت ہوگئی۔ چنانچہ یہاں احمدی آبادی خدا کے فضل سے ایک ہزار سے بھی زیادہ تجاوز کر چکی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 29-34)

قصہ مختصر تمام لجنہ نے جس طرح ہوسکا مہاجرین کی مدد کی جو کچھ بھی ہوسکا ان کو دیا۔ اپنی جمع پونجی سے کیا کسی گورنمنٹ کی مدد تو نہ لی۔ لی تو صرف اپنی ہی۔ اگر کہیں آنا جانا پڑا تو سب اپنی جیب سے خرچ کیا تو سب لجنہ کی قربانی ہی تھی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لیے مالی قربانی

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہؒ نے مصباح میں ایک مضمون لکھا۔ آپؒ فرماتی ہیں:

’’آج وہ محسن جماعت، محسن نسواں، محسن انسانیت ہم میں موجود نہیں لیکن اشاعت اسلام کی جو تدابیر آپؓ نے اختیار کی تھیں۔ جو سکیمیں آپؓ نے بنائی تھیں ان کے فروغ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ’’فضل عمر فاؤنڈیشن‘‘ کا قیام فرمایا جس کا ابتدائی سرمایہ 25 لاکھ روپے ہوگا تاکہ آپؓ کے جاری کردہ کاموں کو پہلے سے بھی زیادہ بہتر صورت میں جاری رکھا جائے اور ان کو ترقی دی جائے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مرد، عورتوں اور بچوں سب نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دل کھول کر فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیا اور تین سال گزرنے پر صرف مقررہ رقم پوری ہوگئی۔ بلکہ مقررہ رقم سے بہت زیادہ جمع ہوگئی۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد سوم صفحہ 306-307)

1974ء کے احمدیوں کے خلاف فسادات اور ابتلاء میں لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی

1974ء میں احمدیہ جماعت کے خلاف ایک خطرناک ابتلاء آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے پاکستان میں جماعت کے خلاف نفرت و حقارت کی آگ بھڑکا دی گئی۔ بہت سے احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ گھروں اور مکانوں کو لاکھوں کی مالیت کے سامان کے ساتھ جلا کر خاک کر دیا یا لوٹ لیا گیا۔ بہت سے بے یارو مددگار احمدی بے خانماں گھرانوں نے ربوہ کی سرزمین پر پناہ لی۔ سب خالی ہاتھ تھے۔ ان کی مدد کے لیے پورے پاکستان کی لجنہ نے بے شمار قربانیاں دیں جن کا انفرادی ذکر کرنا تو مشکل ہے۔ چند ایک جماعتوں کا ذکر درج ذیل ہے۔

سکھر 118/25، راولپنڈی 296 روپے، کوئٹہ 2393/78، سیالکوٹ 1416 روپے، لاہور 10,180 روپے، لائل پور 868 روپے، اسلام آباد 60 روپے، حیدرآباد 300 روپے، جنوبی سرگودھا 550 روپے، ناصرہ آباد تھرپارکر 10 روپے، چک نمبر 58 لائلپور 10 روپے اور متفرق افراد کی طرف سے 1255 روپے ان کے علاوہ 43 شہروں اور گاؤں کی لجنہ بھی شامل تھیں۔

(تاریخ لجنہ جلد چہارم صفحہ 239-242)

MTA کے لیے مالی قربانی

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ جو چوبیس گھنٹے چلنے والا سیٹلائٹ ٹیلی ویژن ہے جو پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جاتا ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔ اتنے بڑے نظام کو چلانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس آسمانی مائدہ کے بارہ میں خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو القاء فرمایا تو ہر قسم کی مشکل راستہ سے ہٹ گئی اور اتنا بڑا مالی منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ’’ہمت مرداں مدد خدا‘‘ کا ظہور ہوا۔ امیر سے امیر اور بڑی سے بڑی حکومت بھی یہ کام نہ کرسکی، جو جماعت احمدیہ کے غریب عوام نے کر دکھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ابھی تحریک بھی نہ کی تھی کہ چندہ دیا جائے۔ افرادِ جماعت تو جیسے منتظر تھے کہ امام وقت کے منہ سے کوئی بات نکلے، کوئی اشارہ ملے تو وہ اپنے تعاون اور اپنی فدائیت کا ثبوت دیں۔ بغیر طلب کیے اپنے مسیح موعودؑ کے روحانی فرزند کے قدموں میں دولت کے ڈھیر لگا دیے۔ لاکھوں کے چیک مردوں اور عورتوں کی طرف سے وصول ہونے شروع ہو گئے۔ کیوں یہ انتظام نہ ہوتا اللہ تعالیٰ نے تو حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو ’’نورالدین‘‘ بنا دیا۔ کوئی بھی خواہش، کوئی منصوبہ ہو اس کے لیے روپے کی کمی آڑے نہ آتی۔

احمدی خواتین مردوں کے قدم بہ قدم برضا و رغبت اس راستہ پر چلتی رہی ہیں اور چلتی رہیں گی۔ ان شاء اللہ

(محسنات صفحہ 219-220)

قدرتی آفات میں لجنہ کی مالی قربانی

سیلاب ہو یا زلزلہ، جنگ یا کوئی اور مصیبت ہر جگہ جماعت احمدیہ مالی قربانی کرنے میں پیش پیش رہتی ہے اور لجنہ اماء اللہ نے ہر قدم پر لبیک کہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ہو یا کسی بھی خلیفۂ وقت کا ہر آفت کے موقع پر لجنہ کی مالی قربانی قابل ذکر رہی ہے۔ ہر ایک کا ذکر کرنا تو مشکل ہے لیکن ایک بہت بڑی آفت شمالی علاقہ جات و کشمیر میں نازل ہوئی۔ 8/ اکتوبر 2005ء کو ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔ یہ زلزلہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مصیبت کے مارے لوگ جو گھر سے بے گھر ہوگئے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Humanity First اور پاکستان کے احمدیوں کو زلزلہ متاثرین کی ہر ممکن مدد کرنے کی خاص تحریک فرمائی۔ اس تحریک میں لجنہ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ راولپنڈی کی لجنہ اور پاکستان کے مختلف شہروں کی لجنہ نے نئے پرانے اچھی حالت کے کپڑوں اور روپے پیسے سے بہت زیادہ مدد کی۔

غیر ممالک کی لجنات کی مالی قربانی

کینیڈا میں گزشتہ بارہ سال سے مینا بازار بھی انوکھی طرز کے ہوتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف مسجد اور مشن ہاؤس کے فنڈ کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ یہ آمدنی صرف ایک روزہ آمدنی نہ ہوتی بلکہ اس کے پیچھے شب و روز کی محنت جو سلائی کڑھائی، پکوان، سیل میں سستے داموں کپڑا خرید کر اور طرح طرح کی تراکیب سے یہ رقم بڑھائی جاتی رہی۔ یہاں تک مسجد کی تکمیل تک مینا بازار سے حاصل ہونے والی آمدنی ڈیڑھ لاکھ ڈالرز سے بھی زیادہ کی رقم تھی۔

(محسنات صفحہ 222)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی تاریخ 1973ء تا 1990ء مرتبہ کوثر شاہین ملک سے پتہ چلتا ہے کہ لجنہ ممبرات ہر قسم کے طوعی اور لازمی چندہ جات میں باقاعدہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ مثلاً لجنہ گیزن کی آٹھ ممبرات کے نام سو (100) مساجد کی تحریک میں وعدہ جات میں درج ہیں۔

(محسنات صفحہ 222)

سو سالہ جوبلی فنڈ میں لجنہ کی مالی قربانی

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1973ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے عالمگیر منصوبہ کا اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ اپنا سو سالہ جشن شایان شان طریقہ سے منا سکے۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ جوش و خروش سے حصہ لیا۔ آپؒ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خاطر قرآن کریم کی اشاعت کے لیے ایک عظیم الشان طویل المیعاد منصوبے کا اعلان فرمایا جس کے لیے جماعت سے ڈھائی کروڑ روپے کی اپیل فرمائی۔ حاضرین جلسہ نے جس والہانہ انداز میں لبیک کہا وہ جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے وعدہ جات پیش کیے۔ اس فنڈ کا نام ’’صد سالہ جشن فنڈ‘‘ رکھا گیا۔ اس فنڈ کی تکمیل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں ہوئی۔

(تاریخ لجنہ جلد چہارم صفحہ 210-211)

سرائے مسرور کے لیے مالی قربانی

یہ شاید 2003ء یا 2004ء کی بات ہے جب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ’’سرائے مسرور‘‘ کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی۔ ہماری مجلس کی صدر صاحبہ نے ہمارے حلقہ کا دورہ کیا اور بہت جوش دلانے والا خطاب فرمایا۔ اس موقع پر خاکسار نے اپنے گلے میں پہنا ہوا اپنا جہیز کا گلوبند اتار کر چندے کے لیے پیش کر دیا۔ جس کی بعد میں مجھے 4500 روپے کی رسید ملی، اس وقت 4000 روپے کا تولہ سونا تھا۔ اسی طرح دوسری لجنات نے بھی وعدے لکھوائے اور نقد بھی اسی وقت ادا کئے۔ صدر صاحبہ نے فرمایا کہ جو ایک لاکھ روپیہ دے گا اس کا نام ’’سرائے مسرور‘‘ کی تختی پر آویزاں کیا جائے گا۔ ضلع راولپنڈی کی 25 ممبرات نے ایک لاکھ روپیہ ادا کیا جن کے نام وہاں کندہ ہیں۔ اسی طرح پورے پاکستان کی لجنہ نے قربانیاں دیں ان کے نام وہاں کندہ ہیں۔

(معلومات رجسٹر سیکرٹری مال)

صد سالہ خلافت جوبلی پر لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی

27/ مئی 2005ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی منانے کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر احباب جماعت نے مبلغ دس کروڑ پاؤنڈز کی رقم حضور انور کی خدمت میں پیش کی جو اشاعت اسلام پر خرچ کی جائے گی۔ اس رقم میں لجنہ نے بھی بھرپور حصہ ڈالا۔

(نظام خلافت اور خلافت کے سو سال صفحہ 327)

حرف آخر

نماز جنت کی کنجی ہے۔ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور مال خرچ کرنے سے کبھی کم نہیں ہوتا بشرطیکہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

تحقیق و تحریر: عابدہ چوہدری۔ صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا باتعاون لجنہ سیکشن مرکزی لندن

مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

آسٹریلیا میں جماعتِ احمدیہ کا قیام

قسط دوم آخری

امۃ الاعلیٰ زہرہ

جب ہم پانچ سال پہلے ایک نئے گھر میں منتقل ہوئے تو ہمارے مالی حالات اتنے اچھے نہیں تھے اور یہاں تک کہ گھر کا کرایہ بھی ہمارے لیے کافی بڑی رقم تھی اور میرے پاس صرف اتنی ہی رقم تھی جسے میں گھر کی ضروریات کی خریداری میں بمشکل استعمال کرسکتی تھی۔ تاہم چندہ کے لیے مالی سال ختم ہونے کے فوراً بعد میں نے اللہ تعالیٰ پر اپنا بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے واجبات ادا کر دیے اور دعا کی کہ ہمیں کسی سے مدد مانگنے کی ضرورت نہیں ہے اور اللہ میری مشکلات کو آسان فرمائے اور میری ضرورتوں کے ذرائع مہیا فرمائے۔ اس شام میرے شوہر میرے لیے کچھ پیسے لے کر آئے۔ جب میں نے پوچھا کہ ان کے پاس پیسے کہاں سے آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ رقم ہے جو میرے باس نے مجھے بونس کے طور پر دی تھی اور جو صرف مجھے ملی ہے اور وہ رقم چندہ سے دگنی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل اور ہماری چندہ ادا کرنے کی برکت تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں اور عقیدت مندوں کو کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ الحمدللہ

بلیک ٹاؤن سڈنی منیبہ رحمان

شادی کے 6 سال بعد تک میرے اولاد نہیں تھی۔ پھر ایک دن ایک خطبہ میں سنا کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ وقف جدید اور تحریک جدید کے لیے کی جانے والی مالی قربانیوں کے بدلے میں بے شمار برکتیں نازل فرماتا ہے۔ دل کی خواہشات اور اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے بچوں کے تصوراتی نام سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ کچھ ہی عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیک وقت ایک نہیں بلکہ دو نعمتیں عطا فرمائیں۔ دوسرے لفظوں میں اللہ نے مجھے جڑواں بیٹوں سے نوازا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

(رپورٹ سے ماخوذ)

پچھلے سالوں میں ہم تحریک جدید اور وقف جدید کی کم رقم ادا کرتے تھے۔ اس سال اگرچہ میں شروع میں کام نہیں کر رہی تھی، میں نے اپنے شوہر سے اس پر بات کی اور زیادہ چندہ دینے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے اپنے خاندان کی طرف سے 4000$ دینے کا وعدہ کر دیا۔ (میرے شوہر، خود اور 4 بیٹیاں)۔ یہ ہمارے لیے بہت بڑی رقم تھی، اور ہم اپنے اس وقت کے مالی حالات کے پیش نظر اتنی رقم عطیہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اچانک مجھے میری موجودہ کمپنی نے اگست 2021ء میں خصوصی طور پر گھر سے کام کرنے کی پیشکش کی تھی۔ یہ ایک بہت بڑی نعمت تھی کیونکہ میرا چھوٹا بچہ صرف 3 ماہ کا تھا۔ الحمدللہ، 1 سال 2 ماہ ہو گئے ہیں اور میں کبھی اپنے دفتر نہیں گئی اور اپنے گھر سے کام کرتی ہوں۔

(رپورٹ سے ماخوذ)

رمضان المبارک 2022ء کے دوران، سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید نے لوگوں کو یاد دلایا کہ جو لوگ رمضان میں چندہ ادا کرتے ہیں ان کے نام خصوصی دعاؤں کے لیے حضور انور کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ ہم ہمیشہ چندہ سال کے آخر میں ادا کیا کرتے تھے اور کبھی رمضان میں نہیں دے سکے لیکن اس سال میں نے اپنے شوہر کو مشورہ دیا کہ ہم رمضان کے دوران اپنی اس بچت سے چندہ ادا کریں گے، جو گھر خریدنے کے لئے کی جارہی تھی۔ انہوں نے مجھ سے اتفاق کیا اور ہم نے رمضان کے دوران اپنے تمام واجبات ادا کر دیے۔ اسی ہفتے کے اندر ایک پارسل ہمارے گھر پہ ڈیلیور ہوا۔ سب سے پہلے، ہم نے سوچا کہ یہ میری کمپنی کی طرف سے ہے کیونکہ اس پر بھیجنے والوں کا نام نہیں تھا۔ ہم نے اسے کھولا اور دیکھا کہ اس میں بہت خوبصورت سرخ گلاب، کستوری کے ذائقے والی موم بتیاں، کچھ چاکلیٹ اور پھولوں کا گلدستہ تھا۔ ہم حیران تھے کیونکہ ہمیں اس طرح کی کسی چیز کی توقع نہیں تھی۔ اس میں ایک کارڈ تھا جس پر گریس نامی کو سالگرہ کے لیے مخاطب کیا گیا تھا۔ میں نے پھول فروش کو فون کیا جس نے مجھے بتایا کہ ہمارا پتہ وہی ہے جو بھیجنے والے نے دیا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ غلطی ہوسکتی ہے، لہٰذا انہوں نے مجھے اگلے دن کی شام تک انتظار کرنے کو کہا۔ دریں اثناء، وہ بھیجنے والے سے رابطہ کریں گے اور اسے بتائیں گے کہ اسے غلط ایڈریس پر پہنچایا گیا ہے اور اگر وہ چاہے تو اسے واپس لے جا سکتا ہے۔ میں نے اپنے پڑوسی سے یہ بھی پوچھا کہ کیا ہم سے پہلے ہمارے پتے پر کوئی ''گریس'' رہتی تھی اس نے کہا نہیں۔

ہم نے اگلے دن کی شام تک انتظار کیا اور پھول والے کو دوبارہ کال کی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ نہ بھیجنے والے اور نہ ہی تحفہ وصول کرنے والے نے اس سے واپس رابطہ کیا۔ گل فروش نے کہا کہ پھولوں سے لطف اٹھائیں۔ میرے شوہر نے مجھے ہنستے ہوئے کہا کہ اللہ نے ہمیں وہ پھول اس لیے بھیجے ہیں کہ ہم نے چندہ ادا کیا ہے۔

اس دن سے ہمیں خود پر اللہ کی رحمتیں نظر آنے لگیں۔ ہم گھر کی رقم جمع کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ عید کے ایک دن بعد، میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ وہ اپنے ایک دوست سے پوچھیں جو مالی طور پر مستحکم ہیں کہ وہ ہمیں ڈپازٹ کے لئے کچھ رقم ادھار دے سکتے ہیں؟ میرے شوہر نے جھجکتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا اور وہ دوسری جائیداد میں سرمایہ کاری کرنا پسند کرتے ہیں۔ میں نے اصرار کیا کہ پوچھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہم نے اس سے پوچھنے سے پہلے دعا کی۔ جیسے ہی میرے شوہر نے اپنے دوست سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ تمہیں کتنا چاہیے؟ میرے شوہر نے اس سے کہا کہ ہمیں 100 ہزار ڈالر بطور ڈپازٹ درکار ہے۔ اس کے بعد اس نے صرف بینک کی تفصیلات بھیجنے کو کہا۔ ہم حیران تھے! الحمدللہ! ایک معاہدے پر دستخط ہوئے، اور ہمیں رقم مل گئی۔ الحمدللہ، ہم اب اپنا قرض بھی واپس کرنے کے قابل ہیں۔ ان شاءاللہ، ہم اگلے سال کے شروع میں گھر خریدنے کا ارادہ کر رہے ہیں

(رپورٹ سے ماخوذ)

ایک جوڑے کی چھوٹی بیٹی شدید بیمار ہوگئی اور ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں۔ تاہم والدین نے محسوس کیا کہ احمدی ہونے کے ناطے انہیں پُر امید رہنا چاہیے اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ انہوں نے اپنے وقف جدید چندہ کو اضافے کے ساتھ ادا کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چھوٹی بچی نہ صرف بچ گئی بلکہ وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی اور اب ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ الحمدللہ۔

(رپورٹ سے ماخوذ)

مسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا

میرا نام **لبنیٰ عطا زوجہ عطاء القیوم عارف** ہے۔ 2012ء میں جب بیت المسرور مسجد برسبن کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے امیر صاحب آسٹریلیا برسبن آئے، اس وقت جماعت کی جانب سے مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ دینے کی تحریک کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو قربانی کا موقع دیا۔ میں نے اللہ کی راہ میں اپنی 8 سونے کی چوڑیاں، ایک سونے کا ہار اور کانوں کی بالیوں کا ایک جوڑا عطیہ کیا۔

میں نے یہ زیور بذات خود اس وقت کے امیر صاحب مولانا محمود احمد شاہد صاحب (مرحوم) کے حوالے کیا۔ 2015ء میں مجھے مرکز سڈنی آسٹریلیا سے موجودہ امیر صاحب آسٹریلیا مولانا انعام الحق کوثر صاحب کی طرف سے فروخت کی مکمل تفصیل اور رسید کے ساتھ ایک خط موصول ہوا۔ موصول ہونے والی تفصیلات کے مطابق زیورات 542 ،AUD:20 میں فروخت ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے مجھے یہ مالی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور میرے بچوں کو ہمیشہ اپنی پیاری جماعت کے لیے مزید قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(لبنیٰ عطا۔ لوگن ویسٹ جماعت)

کوئنز لینڈ آسٹریلیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مریم شادی فنڈ کا اعلان کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بابرکت سکیم کے لیے اپنا 2.5 تولہ (29 گرام) سونا عطیہ کرنے کا موقع دیا۔ الحمدللہ

(امت الملک نجم اختر سڈنی آسٹریلیا)

خواتین کی طرف سے جان کی قربانی

میرا نام **عابدہ چوہدری** ہے اور خاکسار محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1996ء - 2001ء سے لے کر آج کے دن تک مختلف جماعتی ذمہ داریوں مثلاً پاکستان میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ پتوکی ضلع قصور، نائب صدر ضلع قصور، صدر لجنہ اماء اللہ کوئنز لینڈ آسٹریلیا 2003ء - 2009ء، نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ آسٹریلیا 2013ء - 2015ء، نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی لجنہ آسٹریلیا 2015ء - 2018ء اور گزشتہ چار سال (ستمبر 2018ء) سے نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کے طور پر خدمت دین کی سعادت پارہی ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذالك ثم الحمد للّٰہ۔

خدمت دین کا یہ ستائیس سالہ سفر میری زندگی کا حاصل ہے۔ اس سفر

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے ہمیشہ جان مال وقت اور اولاد کی قربانی نیز دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ میرے عرق انفعال کے قطرے محض اپنی شان کریمی سے موتی جان کر چنتا رہا ہے الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر جان کی قربانی کے ضمن میں پیش آنے والے کئی واقعات میں سے ایک قابل ذکر واقعہ پیشِ خدمت ہے:

خاکسار پاکستان میں سکول ٹیچر تھی اور اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے شہر پتوکی کی صدر اور نائب صدر ضلع قصور کی خدمت کی بھی توفیق پا رہی تھی۔ ہمارے شہر کی لجنہ کو تبلیغ اور خدمتِ خلق کے شعبہ میں نمایاں کام کی توفیق مل رہی تھی اور ہم مختلف گاؤں میں میڈیکل کیمپ لگا کر لجنہ لاہور کے لئے بھی تبلیغ کا ذریعہ فراہم کر رہی تھیں۔ میں سال 2000ء میں پتوکی شہر سے سات کلومیٹر کے فاصلے پر گاوں والا چک 4 ضلع قصور میں تعینات تھی۔ وہاں کی ہیڈ مسٹریس نے ذاتی رنجش کی بنا پر گاؤں کے لوگوں کو ساتھ ملا کر مجھ پر دو مقدمات کر دیئے ایک کی مدعیہ خود ہیڈ مسٹریس تھیں اور دوسرے مقدمے کے مدعی گاؤں کے بیس سے زائد لوگوں کو بنا دیا۔ پرویز مشرف کا دور تھا اور جگہ جگہ آرمی مانیٹرنگ سیل کام کر رہے تھے۔ معاندین نے ایک ہی مضمون کی درخواستیں ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، انتظامی مجسٹریٹ اور تحصیل چونیاں کے آرمی مانیٹرنگ سیل میں دے دیں کہ میں قادیانی ہوں اپنی تنظیم کی صدر ہوں اور میں خود اور میری فیملی ہر وقت قادیانیت کی تبلیغ و ترقی کے لئے مصروف عمل ہے۔ میں سکول میں قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہوں، اور میں نے نعوذ باللہ قرآن مجید کی توہین کی ہے لہٰذا اس کے خلاف 295 سی۔ کا مقدمہ قائم کیا جائے نیز اس کا یہاں سے فی الفور تبادلہ کیا جائے۔

ان درخواستوں میں سے میرے خلاف سب سے پہلا ایکشن ڈپٹی کمشنر ضلع قصور کی طرف سے لیا گیا اور انہوں نے ہیڈ مسٹریس اور گاؤں والوں کی دونوں درخواستیں ایک دوسرے مجسٹریٹ محبوب عالم صاحب کی عدالت میں بھیج دیں جبکہ آرمی مانیٹرنگ سیل والی درخواستیں انتظامی مجسٹریٹ سید زاہد حسین جعفری کی عدالت میں تھیں۔ اس سے پہلے کہ مجھے مقدمات کا پتہ چلتا عدالت سے دو سمن جاری ہو چکے تھے جنہیں مخالفین نے راستے میں غائب کروا دیا تھا۔ تیسرا سمن جاری ہوا اور مخالفین کا پروگرام تھا کہ یہ بھی مجھ تک نہ پہنچے تاکہ عدالتی سمن کی عدم تعمیل کے باعث براہ راست گرفتاری کروائی جاسکے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر یہ سمن ہم تک پہنچا دیا اور ان کی گھناؤنی سازش کامیاب نہ ہوسکی لیکن آئے روز عدالتوں کے چکروں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ تاریخ پہ تاریخ، کبھی ایک عدالت میں تو کبھی دوسری میں۔ آخر سید زاہد حسین جعفری جو کہ ایک شریف النفس مجسٹریٹ تھے انہوں نے اپنی عدالت میں رجسٹرڈ کیس کی سماعت کے لئے میرے سکول میں عدالت لگانے کی تاریخ دے دی۔ اس روز گاؤں کی دو مساجد میں مجسٹریٹ کی طرف سے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کروایا گیا کہ جس قادیانی ٹیچر کے خلاف مقدمہ ہے اس کی سماعت آج گرلز ہائی سکول میں ہو رہی ہے۔ جس کسی کو اس کے خلاف شکایت ہے وہ آکر اپنا بیان یا گواہی دے سکتا ہے۔ یوں سارا سکول گاؤں کے آدمیوں سے بھر گیا۔ گرمیوں کی چھٹیاں تھیں صرف ہیڈ مسٹریس اپنے دفتر میں اور سٹاف میں سے صرف آٹھ ٹیچرز میرے حق میں گواہی دینے کے لئے ایک دوسرے کمرے میں موجود تھیں۔ سٹاف روم جسے اس روز کمرہ عدالت قرار دیا گیا تھا اس کے باہر پولیس اور اندر ایک بہت لمبے ٹیبل کی ایک طرف بیس سے زائد جھوٹے مدعیان اور گواہ۔۔۔ اور ٹیبل کی دوسری طرف میں اکیلی۔۔۔ ٹیبل کے سرے پہ مجسٹریٹ اور ان کے ریڈر صاحب بیٹھے تھے۔ مجسٹریٹ کی ایک ذاتی ہدایت کے پیش نظر ہم نے وکیل نہیں کیا تھا تاکہ مخالفین بھی اپنا وکیل مقرر کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوں اور مقدمہ طول پکڑنے سے بچ جائے۔

اس عارضی کمرہ عدالت میں جس میں میرا وقت کبھی ہوم ورک کی کاپیوں کے ڈھیر کے ساتھ، کبھی امتحانی پرچہ جات کی چیکنگ میں اور کبھی لنچ بریکس میں کولیگز کے ساتھ خوش گپیوں میں گزرا تھا، آج اسی کمرے میں، گاؤں کے بیسیوں آدمیوں کے سامنے کٹھرے میں، میں اکیلی برقع میں لپٹی، ملزم بنی بیٹھی تھی اور ساتھ والے آفس میں ہیڈ مسٹریس صاحبہ اپنی اتھارٹی کے زعم اور جماعتی وجہ سے میری نازک پوزیشن دیکھ کر بہت خوش اور مطمئن بیٹھی تھیں۔

جو عدالتی کارروائی ہوئی وہ اپنی جگہ پہ ایک بہت دلچسپ کہانی ہے جس کی شاید یہاں گنجائش نہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی برکت سے اور آپ ہی کے الہام کے صداقت کے مطابق جب ایک ایک کر کے مدعیان کو دعویٰ اور جوابِ دعویٰ کی کارروائی میں جھوٹا ثابت کر کے میں نے ان کے منہ بند کر دیئے تو باقی مدعیان کی جرات ہی نہ ہوئی کہ وہ مزید جھوٹ بول سکتے۔ ہیڈ مسٹریس کو جب بلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے توفیق ہی نہ دی کہ وہ آفس سے اٹھ کر ساتھ والے کمرے میں جو اس وقت کمرہ عدالت تھا، آتی اور کوئی دعویٰ کرتیں یا میرے خلاف گواہی دیتی۔ اس نے کہا مجھ سے میرے آفس میں آکر اکیلے میں بیان لے لیں۔ جو کہ قانون کے خلاف تھا یوں آفیشلی اس کا بیان ریکارڈ نہ ہوا اور اس کی درخواست بھی ختم ہوگئی۔ ٹیچرز نے میرے حق میں گواہی دی اور گاؤں کے دونوں نمبرداروں اور کچھ دیگر معززین جن سے ہم نے اس مقصد کی خاطر رابطہ کیا تھا اور وہ بھی سکول کے گراؤنڈ میں موجود تھے انہوں نے بھی گواہی دی کہ ہم اس مقدمے سے پہلے بالکل نہیں جانتے تھے کہ سکول میں کوئی قادیانی ٹیچر ہے یا ہماری بچیوں کو تبلیغ کرتی ہے وغیرہ۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کیس کا فیصلہ میرے حق میں ہوگیا ہے اور اسی فیصلے کو بنیاد بنا کر، خاص طور پر دونوں مساجد میں ہونے والے اعلان کی بنا پر کہ ہر متعلقہ شخص کو اس دن عدالت نے اپنی شکایت بیان کرنے کا موقع دیا تھا، ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری عدالتوں سے بھی مقدمات خارج کروالئے۔ ایک پورا سال لگا ان معاملات میں۔ جماعتی مخالفت اور ہمارے خاندان پہ دیگر جماعتی مقدمات کی وجہ سے ہم دو تین سال پہلے سے ہی ترکِ وطن کی کوشش کر رہے تھے۔ آخری فیصلہ آنے کے چھ دن بعد ہمیں ہجرت کر کے آسٹریلیا آنے کا موقع مل گیا اور یوں خدا تعالیٰ نے اس امتحان سے مجھے سرخرو کر کے نکال دیا اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو محبت سے قبول فرمائے۔ اور ہماری ہجرت کو حقیقی معنوں میں میرے اور میرے بچوں کی اپنی طرف ہجرت بنا کر قبول فرمائے۔ آمین

خواتین کی طرف سے اولاد کی قربانی
نیز خواتین کی طرف سے تربیت اولاد کی فکر

آج سے چونتیس سال پہلے جب میں اپنے بچوں اور شوہر کے ساتھ آسٹریلیا مستقل رہائش کی غرض سے آئی تو سب سے پہلا مسئلہ بچوں کے سکول داخلے کا تھا کیونکہ ابھی یہاں کی مستقل رہائش نہیں ہوئی تھی سو قانون کے مطابق یہاں کے علاقے کے مخصوص سکول میں جو کہ سرکاری بھی تھا داخلہ نہ مل سکا۔ جو کہ یقیناً بہت پریشانی کا باعث بھی ہوا۔ پرائیویٹ سکولوں میں ہی داخلہ کی دوسری صورت تھی۔ اس وقت پرائیویٹ سکول بہت کم ہوتے تھے اور جو تھے وہاں پر عیسائیت کی تعلیم بھی سب بچوں کے لئے حاصل کرنا لازمی تھی اور اس چیز کے لئے میرے دل میں خوف تھا کہ سنا تھا کہ یہ لوگ دینی تعلیم اس طرح سے پڑھاتے ہیں کہ جو بچوں کے ذہن پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ وہ عیسائیت سے متأثر ہونے لگتے ہیں اور میں اس بات سے بہت خوفزدہ تھی کہ باہر کے ممالک میں آکر ہم بچوں کی صحیح تربیت نہ کر کے اگر انہیں ہی دین سے دور کر بیٹھے تو پھر پیچھے کیا رہ جاتا ہے ہمارے پاس۔

بہت دعا کی اور سوچا بھی، آخر بہت کوشش کے باوجود گورنمنٹ سکول میں داخلہ کی بات بنتی نظر نہ آئی تو مجبوراً سوچا کہ چلو! پرائیویٹ سکول جا کر ان سے بات ہو جائے۔ آخر پرائیویٹ سکول گئی اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ تو انتظامیہ نے بتایا کہ ہاں ہم ضرور داخلہ دینے کو تیار ہیں جس کے لئے ایک شرط تو بھاری رقم میں فیس دینی تھی جو کہ پوری کر ہی لی جاتی لیکن دوسری شرط یہ تھی کہ بچوں کو عیسائیت کے بارے میں یعنی (scripture) تعلیم دی جائے گی اور جو لازمی ہوگی۔ اس بات کو سن کر مجھے اس قدر گھبراہٹ ہوئی کہ فوری طور پر انہیں انکار کر کے وہاں سے اٹھ آئی یہ سوچے بغیر کہ اب بچوں کے سکول میں داخلہ کا کیا ہوگا۔ آخر پھر دعاؤں کا سہارا لیتے ہوئے پھر سرکاری سکول میں داخلہ کی کوشش کا سوچا اور دوبارہ سکول جا کر سکول کے پرنسپل سے بات کی اور اپنے رہائشی سٹیٹس کے بارے میں تفصیل سے بتایا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پرنسپل صاحب نے کمال مہربانی سے پوری بات کو سن کر محکمہ تعلیم سے خاص طور پر ہمارے بچوں کے لئے اجازت لینے کا وعدہ کیا اور پھر کچھ دن کے بعد آنے کا کہا اور پھر معجزانہ طور خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بچوں کو داخلہ بھی مل گیا بلکہ بعد میں بھی پرنسپل صاحب نے بچوں کے ساتھ بہت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا اور ہمیشہ بہت خوشی سے بچوں کی تعریف بھی کرتے اور بعد میں ہماری مسجد میں بھی ایک دو مواقع پر تشریف لائے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس سکول میں ہماری جماعت احمدیہ کے بچوں کو ان کی مستقل رہائش نہ ہونے کے باوجود بھی پرنسپل صاحب کی طرف سے داخلہ کی اجازت ملنے لگی اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب خلیفۂ وقت کی دعائیں، جماعت کی برکات اور سب سے بڑھ کر میرے پیارے خدا تعالیٰ کا کرم تھا کہ جس نے نہ صرف اس موقعہ بلکہ زندگی کے ہر مقام پر بار بار اس طرح مدد فرمائی کہ دل اس کی حمد سے لبریز ہوگیا الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

امۃ الحفیظ خان۔ سڈنی

ایک دن جماعت کی طرف سے کچھ موضوعات پر اپنے واقعات لکھنے کے لئے پیغام ملا، تینوں موضوعات کو خاکسار نے ہمیشہ اپنی زندگی کے لئے راہِ عمل بنایا۔ یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ اس کا حق ادا کیا لیکن اپنے خالق کو گواہ رکھ کر یہ ضرور کہتی ہوں کہ اپنی ہمت سے بڑھ کر کوشش کی اور ہمت دینے والا بھی وہی خالق و مالک ہے اس کے فضل سے ہی سب ممکن ہے، گھر میں دینی ماحول تھا بہت بچپن میں جب احادیث یاد کروائی جاتی تھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عہد اور ایک دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دینا کہ زندگی میں ہر گھڑی اذان کے لئے ہی کھلے، تبلیغ کا شوق بھی ابو جان کی وجہ سے بچپن سے ہی تھا ابو جان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھل بھی حاصل کئے دن

رات احمدیت زندہ باد سے ہماری بیٹھک گونج رہی ہوتی تھی ابوجان اسیر راہ مولیٰ بھی رہے تو یہ جذبہ اور پھر ہماری عمر کے لوگ اچھے سے جانتے ہیں کہ جب جذبات کے پلنے کی عمر تھی تو کلام طاہر نے ہمیں ایک ایسے عشق میں مبتلا کیا کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔

خاکسار کا نام نبیلہ عارفہ ہے میاں کا نام گلفام احمد گوندل ہے۔ ہماری شادی 14/ فروری 1998ء میں ہوئی اور شادی کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھا کہ خاکسار اپنی ساری اولاد کو وقف نو کے تحت وقف کرنا چاہتی ہے اور میرے خاوند نے بھی خوشی سے اس کی اجازت دی ہے، پیارے آقا سے اجازت چاہتی ہوں، جواب میں پیارے آقا کا دعاؤں بھرا خط موصول ہوا جس کے بیان کے لئے الفاظ ناکافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا کئے اور ہم نے تینوں وقف کر دیئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس خلیفہ منتخب ہوئے تو خاکسار نے ایک بار پھر اپنے پیارے امام کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا اور اس وقت میں امید سے بھی تھی، پیارے امام کے دو خط موصول ہوئے جس کو سوچ کر آج بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور خلافت سے محبت میں سرشار ہوجاتی ہوں کہ ایک خط کے جواب میں دو خط، ایک خط میں انمول دعاؤں کا تحفہ اور ایک خط میں پیدا ہونے والے بچے کا نام اور منظوری، الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2002ء میں آسٹریلیا آئی تھی اور اسی سال نیشنل اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ کے طور پر 4سال کام کیا یہاں داعیات کی کلاسز شروع کیں، تب میرے دو بچے تھے تو سارا دن پمفلٹ لے کر پارکس میں کھڑی رہتی تھی بس کھانا کھانے گھر آتی تھی اس وقت 9/11 کی وجہ سے حالات کافی خراب تھے لوگ اکثر پمفلٹ لینے سے انکار کر دیتے تھے، میرے میاں مجھے کہتے تھے مجھے تم پر ترس آتا ہے جب لوگ تمہیں انکار کرتے ہیں تو تم بہت اداس ہوجاتی ہو حالانکہ خود انہوں نے سیالکوٹ میں 8 بیعتیں کروائی تھیں اور پھر اتنی مخالفت ہوئی کہ بھاگنا پڑا رات کے اندھیرے میں اور 6 ماہ گیمبیا میں رہے تب میرا ایک بیٹا گود میں تھا اور ایک پیدا ہونے والا تھا۔ میں بس اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے نفس کو مار دے کہ مجھے کچھ بھی برا نہ لگے چاہے لوگ کچھ بھی کہیں مجھے بہرحال تبلیغ کرنی ہے۔

2005ء کے جلسہ سالانہ پر پیارے امام کے محبت بھرے پیغام میں یہ حکم بھی تھا کہ کنٹری سائیڈ کے لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے اس پیغام کے ضمن میں سال کے آخر پر مرحوم امیر صاحب سے میں نے درخواست کی کہ اگر مجھے جماعت کے تعارف کے ساتھ نئے سال کی مبارکباد کے کارڈز دے دیے جائیں تو میں ان شاءاللہ یہ کام کروں گی، اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم امیر صاحب کے درجات بلند فرمائے، انہوں نے اسی سال یہ بندوبست کیا اور میں نے اپنے بچوں کو وقف نو کا یونیفارم پہنا کر گاڑی چاکلیٹ سے بھری اور مسجد سے آگے کنٹری سائیڈ گھر گھر جاکر پیارے امام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کہ دربدر فقیروں کی طرح پھر کر سچے دین کی اشاعت کا کام کریں پوری کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی۔ اب الحمد للہ نئے سال کے کارڈز جماعت کی طرف سے فری ملتے ہیں لیکن پہلے سال میں ایک ایک ڈالر میں خریدے تھے اور خود 71 کارڈز لیکر کنٹری سائیڈ گئی تھی، سب سے پہلے مسجد جاکر مرحوم امیر صاحب کو گفٹس دکھائے اور ایک گفٹ پیش کیا لیکن امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ان کی طرف سے غیر از جماعت کو ہی دے دیا جائے اور ہمیں دعا کرواکر رخصت کیا اور، آج الحمد للہ 17 سال ہو گئے ہیں، میرے بچے جوان ہو چکے ہیں تو الحمد للہ یہ کوشش بھی پھلنے لگی۔

اس سال الحمد للہ ہزاروں لوگوں تک 15 دن میں پیغام پہنچایا الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ ۔ اس نئے سال کے پہلے دن اور گزشتہ سال کا آخری عشرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت کا پیغام مختلف لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملی الحمد للہ علی ذالك۔

ویسے تو ہر سال اپنی مجلس کے تمام اسکولز، آفسز، میڈکل سنٹر، نرسنگ ہوم، چلڈرن ہسپتال میں اور اپنے 40 ہمسائیوں اور ایک دو دن ضرور ہی لانگ ڈرائیو کنٹری سائیڈ ڈور ٹو ڈور جاتے ہیں، لیکن اس بار الحمد للہ یہ سوچا کہ ایک پورے ٹاؤن میں دربدر پھر کر ہر گھر تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے، دو بیٹے عزیزم احتشام احمد اور عزیزم ہشام احمد ہمارے ساتھ تھے اور بینڈن، Linden اور St Houbart Island کے ہر گھر میں پیغام پہنچایا اور بہت اچھے لوگوں سے رابطہ ہوا، اسی طرح کٹومبا کے تقریباً 300 گھر کمیونٹی سنٹر اور تمام شاپس پر جماعت کے کارڈ تعارف کے ساتھ پمفلٹ دیئے میں صرف 100 لوگوں تک پہنچے وہاں کچھ لوگوں نے چاکلیٹ لینے سے انکار کیا اور کچھ نے صرف کارڈز لے لئے لیکن پمفلٹ نہیں لئے جس پر بچے چونکہ اب کچھ بڑے ہو چکے ہیں تو ان کو ذرا سی پریشانی ہوئی لیکن انہیں کہا کہ ان لوگوں نے آپ کو شکریہ کہہ کر انکار کیا ہے ذرا طائف کا سفر ذہن میں لائیں تو…نہ کوئی غنڈے پیچھے دوڑے نہ پتھر پڑے نہ خون سے جوتے بھرے اور نہ باغ میں پناہ لینی پڑی، انگریزی بھی آتی ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں انگریزی سکھادے… تو بچوں کو یاد دلاتی رہتی ہوں کہ آپ کو تو انگریزی آتی ہے) تو رکنے کا کیا جواز الحمد للہ الحمد للہ بچوں نے جوش جذبے سے کام کیا اور آئندہ کے لئے ارادہ کیا کہ اب اسی طرح ہر چھٹی پر وہ ایک ایک علاقہ تک پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول کرے اور لوگوں کے دل نرم کرے اور وہ شرک سے بچ جائیں اور ہمیں آئندہ بھی اس سے کہیں بڑھ کر اس کی توفیق ملے آمین اللّٰھم آمین

خاکسار نے 2013ء میں پیارے آقا سے ملاقات میں اپنی زندگی وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر پیارے حضور مسکراتے ہوئے ماشاءاللہ 5 بچوں کی طرف دیکھ رہے تھے فرمایا آپ تو پہلے ہی وقف ہیں پھر میں نے درخواست کی کہ مجھے ان کی طرح وقف ہونا ہے تو پھر مسکراتے ہوئے جواب آیا کہ وقف نو تو آپ نہیں بن سکتی کیونکہ آپ کافی دیر سے پیدا ہوچکی ہیں اور پھر جب میں پھر بھی نہیں رکی کہ پیارے حضور! بس! آپ میری بات سمجھیں مجھے وقف زندگی بننا ہے آپ اجازت دیں تو فرمایا اجازت ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 بیٹے اور 1 بیٹی ہے سب ماشاءاللہ وقف نو ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک جماعت کے ہر پروگرام میں 100 فی صد حاضری کے ساتھ ہر مقابلے میں حصہ لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے تلاوت، نظم، اذان، تقریر، کوئز اور بیت بازی میں بھی سب پوزیشن لے آتے ہیں الحمد للہ مسجد سے مسجد تک ہی رہتے ہیں، بلکہ ہم چھٹیاں بھی مسجد میں کیمپ کر کے گزارتے رہے ہیں صبح جاتے تھے اور عشاء پڑھ کر آتے تھے کھانا ساتھ لے جاتی تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ حال تھا کہ مجھے مشکل سے ان کو مسجد سے لانا پڑتا ہے، ان کا دل نہیں چاہتا وہاں سے نکلیں خاکسار مسرور اکیڈمی جو پہلے سنڈے کلاس کہلاتی تھی کہ سب سے پرانی ٹیچر ہے سو فیصد حاضری کے ساتھ الحمد للہ علی ذالك، پانچ سال مسرور اکیڈمی کے بچوں کے لئے ریفریشمنٹ میں سینڈوچز اور پاستہ بناتی رہی ہوں جو سوا دو سو بچوں سے شروع ہوکر ایک مجلس کے علیحدہ کلاس کرنے کی وجہ سے ڈیڑھ سو تک رہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل پانچ سال یہ سعادت ملی کرونا کی وجہ سے اس میں رکاوٹ آئی، بچے اور بچوں کی مائیں یہی کہتی ہیں کہ بچے گھر پر نبیلہ آنٹی کے سنڈوچز اور پاستہ کھانے کی فرمائش کرتے ہیں اور ان معصوم مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی محبت مجھے کبھی تھکنے نہیں دیتی جب مائیں پوچھتی ہیں کہ کیا سیکرٹ ہے تو میرا جواب ہوتا ہے محبت، میں واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے ہمیشہ محبت سے ہی کھانا بناتی ہوں اور بدلے میں محبت سمیٹتی ہوں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مربیان اور جماعت کے لوگ بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں اور تعریف بھی بہت کرتے ہیں، جیسے ہی کسی کی طرف سے یہ سننے کو ملتا ہے کہ آپ کے بچے بہت اچھے ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ میرے مولیٰ کی طرف سے ایک گلاب کا تحفہ ملا ہے اور میں شکرانے کے ساتھ لیتی ہوں،

اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کوششوں میں مزید برکت ڈالے اور ہمیں قبول فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(نبیلہ عارفہ مجلس گلینڈ یننگ سڈنی)

محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے مجھے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جو شادی کے 6 سال بعد ہوئے جب اپنوں نے ہی مایوسی کا اظہار کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ اب تو دعا کر کر کے تھک گئے ہیں۔ مگر اللہ دعائیں سننے والا ہے اس نے سنیں اور مجھے دو پیارے بچوں سے نوازا جن کو ہم دونوں میاں بیوی اللہ کے فضل سے پیدائش سے پہلے ہی وقف کر چکے تھے اب دونوں ماشاءاللہ 22 سال کے ہونے والے ہیں اور الحمد للہ الحمد للہ اپنے وقف کو پہچانتے ہیں اور اب بھی ان کا یہی مقصد ہے کہ ایسی تعلیم حاصل کی جائے جو جماعت کے کام آسکے اللہ ان کو اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ان کی تربیت کیلئے میں نے ہمیشہ یہی دعا کی کہ خدا مجھے توفیق دے کہ جیسی تو چاہتا ہے میں ان کی ویسی تربیت کرسکوں ان کو اپنا عاشق بنادے آمین ثم آمین۔ ان کو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا سکھایا ہر دکھ، سکھ، غم، تکلیف پریشانی میں صدقہ کے ساتھ ساتھ صرف اور صرف خدا کے حضور جھکنے کی نصیحت اور تاکید کی۔ امتحان ہوں یا کچھ اور کبھی نماز قرآن میں سستی کی اجازت نہیں دی۔ جب چھوٹے تھے تو ہر اجلاس میں بھیجتی کبھی ناغہ نہیں کرنے دیا یہاں تک کہ ایک مرتبہ امتحان کی وجہ سے ہی کہا کہ آج نہ جاؤ اجلاس پر کل پیپر ہے تو دونوں نے ہی کہا ''اماں! آپ تو کہتی تھی کہ اجلاس پر جانے سے پیپر اچھا ہوتا ہے اور اب خود روک رہی ہیں'' اور یہ سن کر مجھے بے انتہا خوشی اور اطمینان ہوا۔ گھر ہوں تو تمام نمازیں باجماعت کرواتے ہیں رمضان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا درس ان سے دلواتی ہوں وہ بھی اردو میں کیونکہ یہاں آسٹریلیا آکے اردو بھولنے لگے تھے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کے کام میں پیش پیش ہوتے ہیں کبھی پیچھے نہیں ہوتے اور حتی الوسع کوشش کرتے ہیں کہ جو ذمہ داری سونپی جائے پوری ایمانداری سے کریں۔ جماعت کے کام کو بوجھ سمجھ کے نہیں بلکہ سعادت سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔ چندوں کی اہمیت کا بھی ان کو خوب ادراک ہے اپنا حساب صاف رکھتے ہیں کبھی غلط حساب نہیں لکھوایا نہ چندہ کم کرنے کیلئے غلط بیانی سے کام لیا۔

ہم دونوں میاں بیوی نے اپنے بچوں سے ایسا تعلق رکھا ہے کہ ہر بات ہم سے کر لیتے ہیں خاص طور پر مجھ سے، ان کو بقیہ صفحہ 15 پر

نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے

لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی کے سلسلے میں حیرت انگیز مساعی

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی... فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

آج لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کا بابرکت تذکرہ اور حضرت مصلح موعودؓ کے خواتین پر احسانات کی منادی ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خواتین پر نازل ہونے والے بے شمار فضائل اور خواتین کی بحیثیت تنظیم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے باندھے گئے عہد کی باکمال پاسداری کی تحدیث نعمت کے طور پر کچھ ذکر کرنا مقصود ہے۔ ویسے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں احمدی خواتین کبھی بھی کسی میدان میں پیچھے نہیں رہیں مگر مالی قربانی اور خدمت خلق کا جذبہ حد سے سوا ہے اور اس جذبے کا اظہار اوّل روز سے ہو رہا ہے۔

جب بھی جماعت میں مالی قربانیوں کا ذکر چلتا ہے سب سے پہلے ہماری امّ المؤمنین حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا (محترمہ نصرت جہاں) کا اپنا زیور بیچ کر بہشتی مقبرے کی زمین اور مہمان خانے کی ضرورت پوری کرنے کا حوالہ قطبی ستارہ بن کر سامنے آجاتا ہے۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس مشن میں قدم بہ قدم ساتھ دینے کا سلسلہ تو چل ہی رہا تھا اس سلسلے میں وقت پڑنے پر مالی معاونت اور وہ بھی اپنی ذاتی ملکیت دے کر ضروریات پوری کرنا ہماری جماعت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے یاد رکھا جائے گا۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ کر دوسری صحابیات بھی اسی نمونہ پر چل رہی تھیں چنانچہ منارۃ المسیحؑ کی تعمیر میں بھی خواتین کا بھرپور حصہ رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مردوں کے علاوہ احمدی خواتین جنہوں نے اس وقت سو روپے یا اس سے زائد رقم ادا کی ان کے نام بھی منارۃ المسیح پر کندہ کروائے تھے۔ جن میں حضرت امّاں جانؓ، محترمہ حسین بی بیؓ اور عزیزہ بیگمؓ اہلیہ خان صاحب منشی برکت علیؓ شامل تھیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ سے ایک مرتبہ حضور اقدسؑ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ’’اس وقت ساٹھ روپے کی ضرورت ہے ایک اشتہار چھپوانا مقصود ہے۔ کیا آپ کی جماعت یہ انتظام کر سکے گی۔ حضرت منشی صاحبؓ کو دیکھئے کہ وہاں سے اپنے گھر پہنچتے ہیں جماعت میں کسی اور سے بات نہیں کی اپنی بیوی سے زیور لے کر بازار میں جاکر بیچ کر ساٹھ روپے حضور اقدسؑ کی خدمت میں نذر کر دیتے ہیں۔

(محسنات۔ مصنفہ بشریٰ بشیر)

مالی قربانی کا یہ جذبہ احمدی کے خون میں شامل ہے۔ عورتیں ہوں یا مرد جماعت کی آواز پر لبیک کہنا اور اپنی سب سے قیمتی شے جماعت کی خدمت میں پیش کر دینا ان کا شعار ہے۔

جماعت احمدیہ ہائے عالمگیر کے نظام کے تحت خدا تعالیٰ کی عبادتوں کے گھر ساری دنیا میں قریہ قریہ میں بنائے گئے ہیں اور مزید بنائے جا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ’’ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی‘‘ کے موضوع پر خلیفۃ المسیحؑ کا جو خطاب ساری جماعت کی طرف سے تحدیث نعمت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ انہی جماعتی ترقیات سے بھرا ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہر سال کسی نہ کسی ملک میں نئی مساجد کی تعمیر یا خرید کا ذکر ہوتا ہے

عالمگیر مساجد کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کا بھی پورا پورا ہاتھ ہے۔ لجنہ کی تنظیم کے قیام کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ اماء اللہ پر سب سے پہلی مالی ذمہ داری مسجد برلن (جس کی رقم سے بعد میں مسجد فضل لندن بنائی گئی) کی ڈالی تھی جو ہماری بزرگوں نے شاندار طریق پر پوری کی۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانہ کی خواتین جب کہ رزق کے مواقع بہت کم تھے کیسے پائی پائی جوڑ کر خلفاء کی تحریک پر لبیک کہتی رہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ روپے کی تحریک کی گو کہ اس وقت جماعت کی تعداد اتنی زیادہ نہیں تھی مگر پھر بھی خواتین نے بہت جلد غالباً ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر دیا۔

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے اپنی کتاب ’’محسنات‘‘ میں لکھا ہے کہ ان قابل فخر قربانیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں خراج تحسین پیش کیا ’’1920ء میں جماعت کی یہ حالت تھی کہ جب میں نے اعلان کیا کہ ہم برلن میں (بیت) بنائیں گے اس کے لئے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے تو جماعت کی عورتوں نے ایک ماہ کے اندر اندر ایک لاکھ اکٹھا کر کے دے دیا۔ اس کے لئے عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر دے دیے‘‘ یہی صورت حال ہمیں ہالینڈ کی مسجد بناتے ہوئے نظر آتی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی لجنہ اماء اللہ ہجرت کی مشکلات سے نبرد آزما تھی مگر پھر بھی اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ٹارگٹ پورا کیا۔ اس کے بعد مساجد بنانے کی ذمّے داریوں میں نئی سے نئی کونپلیں پھوٹنا شروع ہوگئیں۔

ویسے تو ساری دنیا میں مساجد کی تعمیر میں مرد حضرات کے ساتھ لجنہ اماء اللہ نے بھی برابر کا بلکہ بعض جگہوں پر مردوں سے بڑھ کر اپنا حصہ ڈالا ہے۔ جس کی بہت سی مثالیں ہماری تاریخ میں موجود ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں ملک ناروے جہاں خاکسار گزشتہ 35 برس سے مقیم ہے میں بننے والی مساجد اور لجنہ کی مساعی کے متعلق کچھ حقائق تحدیث نعمت کے لئے لکھ رہی ہے۔

ناروے کی مساجد اور لجنہ اماء اللہ ناروے کی مالی قربانیاں

’’تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی پیشگوئی کا ناروے کی سرزمین میں ایک مرتبہ پھر، پورا ہونے کا نظارہ۔

ملک ناروے جو اسکینڈے نیویا کے انتہائی شمال میں واقع ایک خوبصورت خطہ ہے۔ زمین کا یہ ٹکڑا دنیا کا کنارا بھی کہلاتا ہے۔ مذکورہ بالا خوشخبری جو اللہ تعالیٰ نے امام الزماں علیہ السلام کو ایک پیشگوئی کے ذریعے دی تھی جس کا اظہار جماعت احمدیہ نے بارہا دیکھا ہے۔ ناروے کی سرزمین میں بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے نظارے آج سے 44 برس قبل ناروے کے باشندوں نے دیکھ لئے تھے۔ جب 1979ء دسمبر میں پہلی مرتبہ مسجد کے لئے اس وقت کے مربی سلسلہ جناب منیر الدین کے ذریعے عمارت خریدی گئی تھی اور جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بہ نفس نفیس سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ناروے جماعت پر اعتماد

ناروے کی پہلی مسجد نور کے وقت تو یہاں آبادی بہت کم تھی۔ مگر جتنی بھی تھی یہاں بھی مرد و زن نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔

ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ناروے کی لجنہ اماء اللہ کی تجنید میں سے بھی کچھ ممبرات نے ایک ہزار کرونر کے وعدے لکھوائے اور ادا کئے، یاد رہے کہ ایک ہزار کرونر اس زمانے میں بہت اہمیت رکھتا تھا۔ مسجد نور کے پچیس برس بعد جب دوسری مسجد کا کام شروع ہوا۔ اس وقت تک ناروے کی ٹوٹل تجنید لگ بھگ پندرہ سو ہو چکی تھی۔ یہ 2005ء کا وقت تھا جب کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے تشریف رکھتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اوسلو میں خطبہ جمعہ میں ناروے جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے نئی مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کا اعلان فرمایا اور جماعت کو ایک قسم کا چیلنج دیا کہ یہ مسجد ’’ناروے جماعت‘‘ نے ہی بنانا ہے۔

شائد خلیفۂ وقت کو ناروے کی جماعت میں کوئی ایسی بات نظر آگئی تھی جس سے ان کو جماعت پر اعتماد ہوگیا کہ یہ جماعت بغیر کسی بیرونی جماعت کی مدد کے مسجد کے اخراجات برداشت کر لے گی۔

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

اور لجنہ اماء اللہ ناروے کی مالی قربانیاں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ نے ملک ناروے کی لجنہ اماء اللہ اور ناصرات میں جیسے بجلی بھر دی گئی ہو۔

سجی ہے پہن کر تو لجنہ کے زیور
فدائیوں کو اپنا اجر مل گیا ہے

یہ شعر ناروے لجنہ کی ایک ممبر محترمہ امتہ المنّان صاحبہ کے ایک ترانے کا ہے جو انہوں نے بیت النصر بننے پر لکھا تھا۔

اس شعر کے بیان میں قطعاً کوئی مبالغہ اور لفاّظی نہیں۔ ہماری جماعت کی فضا اس چیز کی گواہ ہے کہ خدام اور انصار کے ساتھ ساتھ ناروے کی بچیوں، خواتین اور بڑی عمر کی عورتوں نے جس جذبے سے مسجد بنانے کے لئے رقم کا انتظام کیا وہ قابل ستائش ہے صرف زیورات ہی نہیں لجنہ کی مرکزی عاملہ نے مختلف فیصلے کئے جس میں اخراجات کم کر کے آمدنی بڑھانے کے ذرائع ڈھونڈے گئے، اسٹالز لگانا۔ نمائش لگانا، دستکاری سے مختلف چیزیں بنا کر بیچنا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک چلا اور بہت مستقل مزاجی سے بغیر کسی جھنجلاہٹ اور بیزاری کے ہر عمر کی لجنہ اور ناصرات نے اپنی طاقتوں سے بڑھ کر کام کیا۔

یہ مسجد (بیت النصر) 2010ء میں مکمل ہوئی۔ اس کے بعد 2020ء میں ایک جنوبی شہر کرسچیان سنڈ میں چرچ خرید کر مسجد میں ڈھالا گیا اور اللہ کے فضل سے ایک مشن ہاؤس ستمبر 2022ء میں ناروے کے جنوب مغرب میں ایک شہر Satavangar میں خریدا گیا ہے۔ اس مشن ہاؤس کی خرید کی آدھی رقم مکرم امیر جماعت صاحب نے لجنہ ناروے کے ذمّے لگائی ہے۔ ناروے کی ان تمام جماعتی عبادت گاہوں کے لئے مالی قربانی کے سلسلے میں چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

چند واقعات

بہت سی ممبرات نے اپنے، سسرال اور میکے دونوں اطراف کے استعمال شدہ بھی اور ان چھوئے زیور بھی مسجد کے لئے دیے وہ قابل تعریف ہے۔ قارئین ہماری بات پڑھ کر سوچیں گے کہ تمام احمدی ممالک کی خواتین زیور دیتی ہیں ناروے کی خواتین نے کوئی نیا کام تو نہیں کیا۔ کام تو نیا نہیں ہے مگر دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں ایک فرق ضرور ہے

کہ ناروے کے احباب کی تعداد بہت کم تھی اور کام بہت بڑا تھا اور اس کی تمام ذمے داری ناروے کی جماعت پر ہی تھی۔

ہر لجنہ کی ممبر نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا کہ مسجد کی تعمیر کی رقم پوری کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینی ہے۔ لجنہ کا یہ حال تھا کہ موقعہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانے پینے اور نمائش کے اسٹالز لگائے جاتے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ لجنہ کی ممبرات گھروں سے کھانے بنا کر لاتیں اور پھر انہی کھانوں کو مہنگے داموں خود ہی خریدتیں۔ پاکستان سے آتے جاتے کپڑے اور دوسری اشیاء خرید کر لائی جاتیں اور اپنی ہی دی ہوئی چیزیں خود ہی خریدنا پڑ جاتیں، کیونکہ ہر حلقے کے لئے اپنے اسٹال کی رقم میں اضافہ پیش نظر ہوتا۔ زیورات عطیہ کرنے کا ایک لمبا سلسلہ چلا۔ مربیان صاحبان اور امیر جماعت صاحب نے جب ہر ایک حلقے میں جا کر چندے کی تحریک کی تو ایک عجیب ہی منظر نظر آیا۔

1۔ سب سے پہلے ایک واقف زندگی کی اہلیہ محترمہ نے اپنے شوہر کی تحریک پر اپنا پہنا ہوا زیور اتار کر دے دیا۔ یہ منظر ممبرات کے لئے انتہائی پر اثر تھا اس کے بعد زیورات دینے کی جیسے رسم چل پڑی ہو، نوبیاہتا لڑکیوں نے اپنے ان چھوٹے زیورات مسجد کی نظر کر دئے، ایسا بھی ہوا کہ چند ایک لڑکیوں کو اپنے زیور بہت پسند تھے ان کی فرمائش تھی کہ ہمارے زیور کی قیمت لگالیں وہ قیمت ہم خود آپ کو ادا کر دیتی ہیں یعنی ان لڑکیوں نے اپنے زیور خود ہی خرید لئے۔

اس سلسلے میں مربی انچارج صاحب مکرم شاہد احمد کاہلوں صاحب نے خاکسار کو کچھ ایسے واقعات بتائے ہیں جو پہلے معلوم نہیں تھے۔

2۔ ابتدا میں جب مربی صاحب نے ایک حلقے کے مقامی اجلاس میں مسجد کے چندہ کی تحریک کی تو ایک بڑی عمر کی خاتون نے اس وقت اپنی چوڑیاں اتار کر عطیے میں یہ کہہ کر دے دیں کہ اب یہ چوڑیاں مجھ پر حرام ہیں۔ ایک اور واقف زندگی کی نوبیاہتا بیوی نے شادی کے چند ماہ بعد ہی اپنے تمام زیورات چندہ میں دے دیے۔ اس کی نانی کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس کے سسرال والے کڑے مسجد سے دوبارہ خرید دیے، کچھ عرصہ قبل اس ممبر نے وہ کڑے دوسری مسجد کے لئے دے دیے۔

3۔ زیورات محض دیے ہی نہیں جاتے تھے اسے دوبارہ خریدنے والی بھی وہی لجنہ ہوتی تھی۔ ایک لجنہ ممبر نے پانچ چھوٹے چھوٹے انتہائی خوبصورت سیٹ خریدے اور پھر انہیں براستہ قادیان کشمیر کی بچیوں کے لئے عطیہ کر دیے۔

4۔ انہی دنوں ایک بچّی کو خاوند کی طرف سے حق مہر ملا۔ اس نوبیاہتا بچی نے اپنے سارے حق مہر کی رقم مسجد کے لئے عطیہ کر دی۔

5۔ جب مسجد تقریباً مکمل ہو چکی تھی امید تھی کہ اس آئندہ آنے والا اجتماع نئی مسجد میں ہی ہوگا۔ مگر ایک بڑی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے اجازت نہیں مل رہی تھی۔ یہ بات سب کو تو معلوم نہیں تھی ایک مخلص خاتون کو جب اس کا علم ہوا تو ان کے بیان کے مطابق ''وہ ساری رات پریشان رہیں اور دعائیں کرتی رہیں صبح اٹھ کر انہوں نے ایک فیصلہ کیا اور امیر جماعت صاحب کو فون کیا کہ میرے پاس تین لاکھ روپیہ ہے جو میں نے اپنی بیٹی کے مکان خریدنے کے لئے بچا کر رکھا تھا اب میں وہ رقم آپ کو مسجد کے لئے دیتی ہوں تاکہ آپ اس سے مطلوبہ خرچ پورا کر لیں۔

6۔ مسجد بیت الفتوح کے علاوہ اس کے بعد مریم مسجد (Krtistiansands) کے لئے بھی لجنہ نے لاکھوں کرونر کے وعدہ جات لکھوائے اور ادائیگی کی۔ یہی حال نئے مشن (Stavangar) کے لئے بھی جس کا آدھا خرچ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگا ہے اس کی ادائیگیاں شروع ہو چکی ہیں۔ اب بھی مالی قربانی کرنے والی لجنہ اماء اللہ جس کی گھٹی میں قربانی اور اطاعت لکھی ہوئی ہے ویسے ہی قربانی پیش کر رہی ہے۔

جزاك اللہ

ناروے کی دوسری مسجد ''بیت النصر فروست''

1986ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ناروے کے احمدی باشندے جو کہ بہت کم تعداد میں تھے کی دعا سن لی۔ وہ ایسے کہ ناروے گورنمنٹ نے پاکستان میں ہماری جماعت کے حالات کو دیکھتے ہوئے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والوں کو صرف ناروے آنے اور رہنے کی ہی اجازت نہیں دی بلکہ قانونی طور پر باقاعدہ شہریت کے حقوق بھی دیے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تجنید بڑھتی جا رہی تھی اور مسجد نور کی جگہ ممبران کے لئے اب آہستہ آہستہ سکڑ رہی تھی۔ مگر پھر بھی اللہ کے فضل سے جماعت اور مجالس کی ہر ضرورت اسی مسجد میں پوری ہو رہی تھی۔ یہ عمارت صرف مسجد کے طور پر ہی نہیں استعمال ہوتی تھی بلکہ اس میں مربی ہاؤس بھی تھا۔ کسی زمانہ میں تین، مربیان اپنی اپنی فیملی کے ساتھ بھی یہاں رہا کرتے تھے۔

مگر کب تک ایسے رہتا!! ایک وقت آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد کی تحریک کر دی۔ اوسلو شہر کے اندر ایک جگہ خریدنے کا فیصلہ ہو گیا اور سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا۔ آغاز تو ہو گیا مگر بعد میں کچھ وجوہات ایسی بنیں کہ کچھ عرصہ تعمیر کے عمل میں تعطل آ گیا۔ 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ناروے تشریف لائے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی جگہ کا معائنہ کیا اور فیصلہ فرمایا کہ مسجد یہیں بنے گی اور اب اس کی تعمیر کا عمل شروع ہونا چاہیے۔ اگلے روز خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب ناروے کو اسی جگہ مسجد مکمل کرنے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ جوش اور حوصلہ بھی دلایا۔ جس کا جماعت ناروے پر انتہائی مثبت اثر ہوا۔ آخر کار مسجد کی تکمیل 2010ء میں ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2010ء ستمبر میں بیت النصر کا افتتاح کر دیا۔ الحمد للہ یہ مسجد ملک ناروے کی خوبصورت عمارتوں میں شمار کی گئی ہے۔

ناروے کی تجنید زیادہ نہیں ہے 2005ء میں تو اور بھی کم تھی، جب بہت کم خواتین یا بچیاں جاب کرتی تھیں مسجد کا خرچ بہت زیادہ تھا ہمارے امیر جماعت صاحب اور مربیان نے یہ بتا دیا تھا کہ ہم نے خود ہی اس مسجد کا سارا خرچ پورا کرنا ہے۔ بس یہی وہ چیلنج تھا جسے لجنہ ناروے نے اپنے دل پر لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت کرم کیا اور ہماری مسجد کا سارا خرچ ناروے کے ممبران نے اللہ کے فضل سے خود پورا کیا۔

ناروے کی تیسری مسجد ''مسجد مریم'' کرسچیان ساند

شہر کرسچیان ساند (Kristiansand) شہر ناروے کے جنوب میں ناروے کے آٹھویں بڑے دریا OTRA کے کنارے واقع ہے۔ یہ شہر آبشاروں اور جھرنوں کی سرزمین ہے سالانہ تقریباً نو لاکھ کے قریب سیّاح یہاں سیر کو آتے ہیں۔ چھوٹی بندرگاہوں کے علاوہ بڑی بندرگاہ سے ڈنمارک اور انگلینڈ تک بحری مسافر جہاز چلتے ہیں۔ یہاں جماعت احمدیہ کے ممبران کی آمد 1987ء میں ہوئی جب ناروے میں آنے والے چند (تارکین وطن) خاندان گورنمنٹ کی طرف سے لا کر بسائے گئے۔ اس زمانہ میں مکرم نور بولستاد صاحب ناروے کے امیر جماعت تھے۔ انہوں نے اوسلو سے دو مربیان بھجوا کر ''کرسچیان ساند'' کی لوکل جماعت قائم کی اور جماعت کے پہلے صدر مکرم رفیق احمد فوزی (مرحوم) مقرر کئے گئے۔ بہت برس تک اس جماعت کی تجنید پچیس سے تیس عدد ممبران تک رہی۔ کچھ عرصہ بعد یہاں ایک مربی سلسلہ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب کی تعیناتی ہوئی جو کم عرصہ کے لئے تھی۔ 2013ء میں باقاعدہ مربی سلسلہ (یاسر عتیق فوزی) کی تعیناتی کی گئی۔ جماعت کی ضرورت کے لئے عارضی استعمال کے لئے ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس خریدا گیا۔ مگر جلد ہی احساس ہو گیا کہ یہ عمارت ضرورت سے بہت کم ہے۔ ایک مرتبہ پھر شہر کے مربی سلسلہ کو نئی عمارت ڈھونڈنے کا ٹاسک ملا جلد ہی ایک عمارت جو انتہائی مناسب مقام پر تھی لے لی گئی۔ اس عمارت کو مسجد کی حیثیت دینے کے لئے ایک لمبی جدوجہد کی گئی۔ مسجد بنانے کے مخالفین جس میں دو چرچ بھی شامل تھے انہوں نے اپنی سی کوئی کسر نہ چھوڑی کہ کسی طرح شہر کی انتظامیہ اجازت نہ دے۔ شائد اسی میں ہی خدا کی مرضی تھی۔ تین سال گزرنے کے باوجود اجازت کی کوئی صورت نہ نکلی۔ لیکن اللہ سے امید لگا رکھی تھی۔ پھر ایک دن کیا ہوا! ان دو چرچ میں سے ناروبجین چرچ کے پادری صاحب کا مربی صاحب یاسر فوزی کو فون آیا اور انہیں بتایا گیا کہ ''ہم اپنا یہ چرچ بیچ رہے ہیں اگر آپ کی جماعت کی مرضی ہو تو آپ لے سکتے ہیں'' یہ خالصۃً خدا کا فضل تھا۔ اس چرچ کی بھی ایک الگ کہانی ہے۔

جو مربی سلسلہ ناروے یاسر فوزی کی زبانی سنیئے۔ ''اس علاقے میں دو چرچ تھے ایک ان میں سے سربین (Serbian) تھا جو ہماری جماعت کی پہلی والی عمارت کے بالکل سامنے تھا کچھ عرصہ قبل جب مسجد بنانے کے لئے انتظامیہ سے اجازت لینے کا مرحلہ تھا تو اس چرچ نے بھی مسجد بنانے کی مخالفت کی تھی، مگر اتنی نہیں جتنی کہ سربین چرچ نے کی۔ جب یہ چرچ بکنے کے لئے لگا تو لوکل کمیونٹی نے چرچ کو اکسایا کہ وہ احمدیوں کے آگے چرچ نہ بیچے۔ اس کے باوجود بھی مجھے چرچ سے فون آیا کہ ''کہ ہم چرچ بیچ رہے ہیں اگر آپ نے لینا ہو تو لے سکتے ہیں۔''

الغرض 2020ء میں اسی سڑک پر سو ڈیڑھ سو گز دور کھڑا چرچ جماعت کے حصے میں آ گیا۔ حضور نے خریدنے اور مسجد بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور مسجد کا نام ''مریم مسجد'' تجویز فرمایا۔ عمارت کا کچھ حصہ استعمال کے قابل نہیں تھا۔ کرسچن ساند جماعت کے پاکستانی اور عرب ممبران نے دن رات محنت کر کے ایک خوبصورت اسلامی عبادت گاہ میں ڈھال دیا۔ مسجد مریم میں مکرم طاہر محمود احمد خان صاحب مربی سلسلہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ ہمیں اس مسجد کی زیارت نصیب ہوئی اسے دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ تین منزلہ عمارت میں ایک مربی سلسلہ کا فلیٹ، تین مہمانان کے کمرے، دوسری منزل پر مسجد کا مردانہ حصہ مع کچن اور لائبریری، پہلی منزل پر لجنہ کا مسجد ہال، کچن، کھیلوں کا کمرہ اور باتھ روم شامل ہیں۔ مسجد کا ماشاء اللہ صحن بہت کشادہ ہے اور پارکنگ کی جگہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صدر مقامی کرسچن ساند مکرم رائے مظفر احمد صاحب کو بہت توفیق دی ہے کہ وہ بڑی مستقل مزاجی سے اپنی جماعت کے ممبران کے ساتھ مل کر عمارت مکمل کرنے کا کام کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 15 پر

نصرت قدسیہ وسیم۔ نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ فرانس

مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ فرانس

خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا میں اس وقت لجنہ اماء اللہ عالمگیر اپنا صد سالہ جوبلی بطور شکرانہ کے منا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حمد بھرے ترانے گاتے ہوئے خدا تعالیٰ کے افضال کے اذکار دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں۔ کسی بھی قوم کی ابتدائی حالت یا زمانہ کمزوری سے شروع ہو کر آہستہ آہستہ پھر ترقی کی طرف قدم بقدم آگے بڑھتا ہے۔ اُسی طرح فرانس کی لجنہ اماء اللہ کے قدم بھی تدریجاً ترقی کی جانب محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہے ہیں۔ فرانس میں جماعت کا قیام 1981ء میں ہوا۔ اس وقت چند گھرانے ہی یہاں آباد تھے۔ ان دنوں فرانس اور بیلجیئم کے مشنری ایک ہی تھے جو ان دونوں ملکوں کی سرپرستی کر رہے تھے۔ پہلی صدر لجنہ اماء اللہ فرانس 1982ء میں بنی۔ اس وقت اجلاس گھروں میں ہی ہوتے تھے کیونکہ باقاعدہ مشن ابھی قائم نہیں ہوا تھا۔ پھر باقاعدہ طور پر 1985ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بیت السلام پہلے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا تو پھر الگ طور پر جماعت فرانس کا قیام عمل میں آیا۔ پھر ہر تنظیم فعال ہوگئی۔ اس وقت لجنہ اماء اللہ فرانس کے قیام کو 40 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تک کی مساعی جن صدرات کے زیر نگرانی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عمل میں آئی۔ ان صدرات کے نام ذیل میں ہیں:

1۔ مکرمہ قمر ناز صاحبہ 1982ء تا 1985ء
2۔ مکرمہ مریم بشیر صاحبہ 1985ء تا 1988ء
3۔ مکرمہ منصورہ مالک صاحبہ 1988ء تا 1991ء
4۔ مکرمہ نذیراں اسمار صاحبہ 1991ء تا 1994ء
5۔ مکرمہ نصرت البرٹ صاحبہ 1994ء تا 1997ء
6۔ مکرمہ نسیم دلا نواء صاحبہ 1997ء تا 2005ء
7۔ مکرمہ رقیہ احد صاحبہ 2005ء تا 2011ء
8۔ مکرمہ نصرت قدسیہ وسیم صاحبہ 2011ء تا 2017ء
9۔ مکرمہ فرحت فہیم صاحبہ 2017ء تا حال

ابتدائی دور میں بیت السلام مشن ہاؤس میں اجلاس عام، لجنہ کے ماہانہ اجلاس اور دیگر پروگرام ہوا کرتے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ پیرس سے باہر سینٹر بنائے گئے۔

اس وقت فرانس کے کل 6 ریجن میں 18 حلقے ہیں۔ جبکہ پیرس ریجن کے گردونواح میں 12 بارہ حلقے قائم ہیں۔ چھ حلقے فرانس کے مختلف علاقوں میں ہیں۔ سب حلقوں میں لجنہ اماء اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے فعال طور پر کام کر رہی ہیں۔ جوں جوں فرانس میں جماعت پھیلتی گئی اسی طرح حلقے وجود میں آتے گئے۔ پیرس ریجن دوسرا ریجن ہے یہاں جماعت 1982ء میں ہی قائم ہوگئی تھی۔ Lille لیل سے باہر۔

یہ شہر فرانس اور بیلجیئم کے درمیان میں ہے۔ اس وقت جب ان دونوں ملکوں میں بطور مشنری مکرم صالح محمد خان صاحب کام کر رہے تھے تو اس شہر میں تین احمدی فیملی یہاں آباد تھیں اس لئے اس شہر کو بھی اسی سال سینٹر بنایا گیا۔

تیسرا ریجن سٹراس برگ Strasbourg ہے جہاں جماعت 1991ء میں قائم ہوئی۔

چوتھا ریجن Metz Epernay اپیرنے میٹز ہے جہاں جماعت 1996ء میں قائم ہوئی۔ اس کا دوسرا حلقہ 2016ء میں قائم ہوا۔ پانچواں ریجن Lyon Chalon لیوں شالوں ہے۔ یہاں 2013ء میں جماعت قائم ہوئی۔ چھٹا ریجن بیت النور ہے اس ریجن میں بہت سے احمدی افراد مختلف قریبی شہروں میں آباد ہیں ان کو اکٹھا کرنا مقصود تھا۔ اس غرض سے یہ حلقہ 2018ء میں قائم ہوا۔

باقاعدہ طور پر 2 مساجد ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں، 1۔ مسجد مبارک پیرس۔ 2۔ مسجد مہدی سٹراس برگ۔

اس کے علاوہ جماعتی سینٹر بھی ہیں۔ بطور مشن ہاؤس تین شہروں میں مشن ہاؤس قائم ہیں۔ بہت سے لوگوں کے گھروں میں نماز سینٹر بھی قائم ہیں۔ جن جگہوں پر کوئی سینٹر وغیرہ نہیں وہاں لوکل حلقوں کے ماہانہ اجلاس، تعلیم تربیت کی کلاسیں اور دیگر پروگرام لجنہ اپنے گھروں میں ہی کرواتی ہیں۔ پیرس ریجن کے لوکل اجتماع کا انعقاد بیت السلام کے مشن ہاؤس میں ہوتا ہے جبکہ باقی تمام نیشنل پروگرام بیت العطاء میں منعقد کئے جاتے ہیں۔

اس وقت کل لجنہ کی تعداد پانچ سو پچانوے (595) ہے اور ناصرات کی تعداد ایک سو بیس (120) ہے اور سات سال سے کم عمر بچوں کی تعداد دو سو سینتیس (237) ہے۔

بیت العطاء

اللہ تعالیٰ نے فرانس کی جماعت کو بہت بڑی اور نہایت خوبصورت جگہ 2014ء میں عطا کی۔ یہ پہلے مشن ہاؤس بیت السلام سے تقریباً 60 کلو میٹر دور ہے اس کا کل رقبہ پانچ ہزار سات سو مربع میٹر یعنی 5.7 ایکڑ ہے۔ اس جگہ کا نام حضور انور نے از راہِ شفقت بیت العطاء رکھا۔ اس میں کچھ عمارتیں تعمیر تھیں جبکہ ایک بلڈنگ ایسی تھی جس میں کام بنیادوں سے تو شروع ہوا تھا مگر وہ عمارت نامکمل تھی اور قابل استعمال نہیں تھی۔ اس عمارت کے بارے میں مکرم امیر صاحب نے لجنہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ مالی قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اس عمارت کی تعمیر کا خرچ ادا کریں۔ اس کام کو عملی شکل دیتے ہوئے پہلے عاملہ کے اجلاس میں اس بات کو رکھا گیا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کام کو پیش کر کے اجازت لی گئی کہ لجنہ اس کام کے لئے اپنے ریزو فنڈ سے کچھ رقم ادا کرے گی اور کچھ مالی تحریک سے اس کی ادائیگی کرے گی۔ حضور انور نے از راہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تیس ہزار یورو (30.000) کی رقم اکٹھی کر کے پیش کی گئی۔ جس پر تعمیر کا کام مکمل ہوا۔ یہ عمارت بڑے پروگرام مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماع وغیرہ کے موقعہ پر لجنہ کے استعمال میں آتی ہے اور دیگر پروگراموں میں سب استعمال کرتے ہیں۔

مسجد مبارک

مسجد مبارک فرانس جماعت کی پہلی مسجد ہے جو 2008ء میں تعمیر ہوئی۔ جس کی تعمیر میں ساری جماعت قربانی کرتے ہوئے شامل ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے بہت سی لجنہ نے اپنی رقم کے علاوہ قیمتی زیور پیش کرتے ہوئے اس قربانی میں شامل ہوئیں۔ الحمدللہ

2010ء کی شوریٰ کی ایک تجویز تھی کہ لجنہ اماء اللہ اپنے چندے سے فرانس میں ایک مسجد تعمیر کریں گی۔ اس تجویز کی منظوری جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ تو اسی سال سے اس تجویز پر کام شروع ہوگیا۔ اس کام کے لئے لجنہ نے ہر پروگرام پر خورد ونوش کے سٹال لگائے۔ علاوہ ازیں کپڑوں کے سٹال بھی لگائے گئے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2018ء تک لجنہ اماء اللہ نوے ہزار یورو (90.000) کی رقم جمع کروا چکی تھی۔ مکرم امیر صاحب نے 2019ء میں جماعت میں ایک قطعہ زمین خرید گیا جس میں Beuvrages بورواج لیل کے تعاون سے ایک گھر بھی تعمیر تھا وہاں مسجد کی تعمیر کے منصوبے بنائے گئے۔ تو اس وقت امیر صاحب نے فرمایا کہ لجنہ کی شوریٰ کی تجویز کے تحت یہ مسجد لجنہ اماء اللہ کے چندے سے تعمیر کی جائے گی۔ نیشنل صدر صاحبہ نے اس منصوبے کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کو اطلاع دے کر مالی تحریک مسجد فنڈ کی اجازت لی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت منظوری عنایت فرمائی۔ پھر مسجد فنڈ کی تحریک کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سب حلقوں کو چندے کا ٹارگٹ دیا گیا۔ مسجد کی تعمیر کے اس منصوبے میں مردوں اور خواتین کے لئے نماز کے ہال کے ساتھ مربی ہاؤس کی تعمیر بھی شامل ہے۔ 2018ء سے اس پروجیکٹ پر کام شروع ہوگیا ہے مگر کووڈ 19 کی وجہ سے کام میں کچھ تعطل آیا۔ اس وقت دوبارہ تعمیر کا کام جاری ہو چکا ہے اور اپنے آخری مراحل پر ہے۔ اکتوبر 2018ء سے لے کر 2021ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ دو لاکھ تریسٹھ ہزار یورو (2.63000) کی رقم جمع کروا چکی ہے۔ 450 لجنہ اپنے مال اور قیمتی زیور کی قربانی پیش کر چکی ہے۔ گو کہ فرانس میں لجنہ اماء کی تعداد زیادہ نہیں مگر قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے سرشار ہیں۔

صد سالہ جشن تشکر جوبلی

1989ء میں لجنہ اماء اللہ نے یہ جشن تشکر کی جوبلی نہایت جوش وخروش انداز سے منائی۔ اس دن تعلیم تربیت کے تحت بہت سے پروگرام ہوئے۔ جوبلی کی دعائیں، روزے، نوافل ادا کئے انفرادی طور پر صدقے دیئے گئے۔ نیز مقابلہ جات مثلاً مقابلہ حسنِ قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی، کوئز، تقریر، وغیرہ بیت السلام کے مشن ہاؤس میں منعقد ہوئے۔ اس اجلاس میں چھوٹی آپا سیدہ مریم صدیقہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ یہاں یہ بات بہت دلچسپی کا باعث ہوگی کہ جب ہم اپنی صد سالہ جوبلی منا رہے تھے اسی سال 31 مارچ کو پیرس میں بھی ایفل ٹاور کی سو سالہ جشن تھا جس کی تقریبات کے لئے تیاریاں عروج پر تھیں۔

صدسالہ خلافت جوبلی

2008ء کا سال خلافت جوبلی کا سال تھا جسے لجنہ اماء اللہ نے نہایت پُرمسرت طور اور جوش وخروش سے منایا۔تعلیم وتربیت کے تحت بہت سے دلچسپ پروگرام ترتیب دیئے گئے۔خلافت جوبلی کی دعائیں، نوافل، نفلی روزہ، صدقہ بطور بکرے کی قربانی کے پیش کئے، مقابلہ جات حسنِ قرأت، تقاریر، نظم خوانی، بیت بازی، کوئز سب نے نہایت خوشی اور جوش سے اس جوبلی کو منایا۔اس موقعہ پر ’’الصدیقہ‘‘ کا خاص خلافت نمبر شائع ہوا جس میں حضور انور کا موصولہ پیغام بھی شائع ہوا۔امام وقت کے ہاتھ پر متحد ہو کر ایم ٹی اے کے ذریعے نئ صدی کے سر پر یادگار روح پرور عہد باندھے۔خدا تعالیٰ ہم سب کو عہدوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

رسالہ الصدیقہ

2006ء میں لجنہ اماء اللہ فرانس نے اپنے ایک رسالہ کی اشاعت کا کام شروع کیا۔اس کی اشاعت کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ فرنچ زبان میں بہت زیادہ مواد میسر نہیں تھا۔اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے۔مضامین دونوں زبانوں میں شائع کئے جانے لگے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر خطبہ جمعہ بھی اس رسالے کی زینت ہوا۔علاوہ ازیں حضور انور کے خطابات جلسہ سالانہ لجنہ سیکشن کے بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ابتداء میں یہ رسالہ چند صفحات پر مشتمل تھا پھر رفتہ رفتہ اس نے ایک معیاری میگزین کی حیثیت حاصل کر لی۔اب تک 25 شمارے شائع ہوچکے ہیں۔الحمدللہ

فرانس کی سرزمین پر خلفاء مسیح کے مبارک قدم

فرانس کی سرزمین پر جماعت کے قیام سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 1924ء کو یہاں تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 1978ء کو تشریف لائے۔مشن ہاؤس کے قیام پر اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سات بار رونق افروز ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اب تک نو بار رونق افروز ہوچکے ہیں۔دو خلفاء کے قیام کے دوران لجنہ کو ضیافت کی سعادت حاصل رہی ہے۔اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ فرانس کی سرزمین کو چار خلفاء کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے۔

خدمتِ خلق

خدمت خلق کے شعبہ میں وقت کے ساتھ ساتھ لجنہ نے آہستہ آہستہ باہر جماعتی پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے حضور انور کی ہدایات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کام کو آگے بڑھایا گیا۔2012ء میں ایسے اداروں سے رابطے کئے گئے جو خدمتِ خلق میں نمایاں طور پر کام کر رہے تھے۔ہسپتال پیرس فاؤنڈیشن سے رابطے مضبوط بنانے لئے ان کے دو اداروں میں ہر سال چیریٹی کی رقم اکٹھی کر کے جمع کرواتے رہے۔ان کی دو برانچز ہیں۔

1۔ پلس دولاوی + De la vis یعنی مزید زندگی۔

2۔ Pièces Jaunes یعنی پیلے رنگ کے ٹکرے۔

جیک شیراک صاحب کی اہلیہ مادام بیرنا دیت شیراک صاحبہ اس فاؤنڈیشن کی پہلی صدر تھیں۔اس فاؤنڈیشن کی موجودہ صدر اے مانوعیل ماگھ رون صاحب کی اہلیہ مادام بریجیت ماگھ رون صاحبہ ہیں۔فرانس کے وزیرِاعظم نے اس خدمتِ خلق کے کام کا آغاز 1989ء میں کیا۔

یہ فاؤنڈیشن گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں ایسے بیمار بچے جن کی بیماری لمبی ہو۔ان بچوں کے لئے ایک معین عرصہ کے دوران رقم اکٹھی کر کے فرانس کے مختلف ہسپتالوں میں جمع کرواتے ہیں ملک بھر سے بڑی بڑی کمپنیاں اور بہت سی ایسوی ایشن چیریٹی رقم دیتی ہیں۔جن سے یہ مختلف پروجیکٹ پر کام کرتے ہیں، مثلاً ہسپتال میں بستروں کی فراہمی، بچوں کے کھلونے، کھیل کود کے سامان، کمروں کی تعمیر اور مرمت کا کام، بچوں کی کتابیں، بچے کے ساتھ والدین میں سے کسی ایک کے رہنے کے لئے بیڈ وغیرہ کا انتظام (کیونکہ ہسپتال میں بچے کے ماں باپ کے لئے کسی بیڈ کا انتظام نہیں)، ایسے آلات جو بیماری اور تکلیف میں آسانیاں پیدا کرتے ہیں (مثلاً پمپ جس میں دوائی بھری جاتی ہے وغیرہ)۔نیز ایسے بیمار بچے جنہیں مالی مشکلات ہیں ان کی مدد پر خرچ کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں اسی فاؤنڈیشن کی دوسری برانچ جو پلس دووی (یعنی مزید زندگی) ایسے بوڑھے ضعیف او ربیمار افراد کے لئے فنڈ اکٹھا کرتے ہیں۔جس سے ان کے لئے ایسی آسانیاں اور سہولیات مہیا کریں جو ہسپتال یا ایسے گھر جو ان بوڑھے لوگوں کے رہنے کے لئے بنائے ہیں۔ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں تا کہ زندگی آسان ہو۔

چیریٹی کی اس رقم کو جمع کرنے کا پلان اس طرح ترتیب دیا جاتا رہا کہ سارا سال جماعتی پروگرام پر خدمتِ خلق کے سٹال لگائے جاتے ہیں اور بہنوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ ایک ڈبہ بنائیں جس میں وقتاً فوقتاً ایسے سکّے جو مالیت میں چھوٹے ہوں ان کو جمع کرتے رہیں۔جب رقم جمع کروانے کا وقت قریب ہو تو لوکل سیکرٹری خدمتِ خلق کو جمع کروادیں سارے حلقوں سے موصولہ رقم جب نیشنل سیکرٹری خدمتِ خلق تک پہنچ جائے تو پھر بصورت چیک اس فاؤنڈیشن کو نیشنل صدر صاحبہ کے ساتھ جاکر ان کے دفتر میں جمع کرواتے ہیں۔ان دس سالوں میں اب تک جو چیریٹی کی رقم اس فاؤنڈیشن کو پیش کر چکے ہیں۔وہ ستائیس ہزار آٹھ سو اِکاون 27.851 یوروہیں۔اس رقم کے ساتھ ساتھ ہر موقعہ پر مختلف جماعتی کتب ہمیشہ تحائف کے طور پر بھی دی جاتی رہی ہیں۔تا کہ جماعت کا تعارف بڑھتا رہے۔وہ ہمیں اپنے اُن افتتاحی پروگراموں میں شامل ہونے کی دعوت دیتے رہتے ہیں جن کے لئے یہ رقم جمع کرتے ہیں۔یہ سوشل میڈیا پر بھی جماعت کا ذکر شکریہ کے طور پر کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2019ء کو فرانس تشریف لائے تو یونیسکو نے حضور انور سے ملاقات کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا Mme Danuta Pieter پیٹر میں اس فاؤنڈیشن کی ڈائیریکٹر مادام دانوتا کیا اور کہا کہ جماعت کی خواتین ہمارے ساتھ مل کر بہت اچھا خدمتِ خلق کا کام کر رہیں ہیں۔

اولڈ ہوم

(بوڑھوں کے گھر) اس ادارے میں باقاعدہ طور پر وزٹ 2014ء سے کئے جانے لگے۔پہلے پہل ایک اولڈ ہوم میں وزٹ کیا جاتا رہا۔وہاں لجنہ ناصرات اور چھوٹے اطفال ہر دو ماہ بعد نیز اسلامی تہواروں اور نئے سال کے آغاز پر ایک دوپہر ان ضعیف بوڑھوں کے ساتھ گزارتے۔ان کے لئے چھوٹے چھوٹے تحائف چاکلیٹ، کارڈز جو ناصرات اور اطفال خود تیار کرتے وہ دیئے جاتے رہے۔ان بوڑھوں کو بچوں سے مل کر بہت خوشی ملتی یہ ملاقاتیں ان کی تنہائی کو دور کرنے کے لئے بڑی کامیاب اور پُر اثر تھیں۔

رمضان میں کھانے کی پیکیج بناکر تقسیم کرنا

2017ء سے اس کام کا آغاز ہوا ہر سال ایسے جاننے والے لوگ جو ہمسائے ہوں یا تنہا زندگی بسر کرتے ہوں یا مشکلات کا شکار ہوں یا بوڑھے ہوں یا وہ جو بے گھر ہوں۔ان کے لئے یہ کھانا پیک کر کے خاص طور پر رمضان میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

2017ء سے اب تک تین ہزار تین سو آٹھارہ (3318) کھانے کے پیکیج تقسیم کیے گئے ہیں۔

نئے سال کے آغاز پر کارڈ اور چاکلیٹ کا تحفہ

اس کام کو 2015ء میں مرکز کے ساتھ مل کر بیت السلام مشن ہاؤس کے گردونواح میں نئے سال کے آغاز پر کارڈ جس پر ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا سلوگن آویزاں ہوتا ہے اور چاکلیٹ بھجوائے جاتے ہیں۔یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔دیگر سب حلقوں میں بھی نئے سال کے آغاز پر کارڈز، چاکلیٹ کے تحائف ہمسایوں میں بجھوائے جاتے ہیں۔

مالی مدد بذریعہ (بوتلوں کے ڈھکن سے)

2017ء سے اس کام کا آغاز کیا گیا۔فرانس میں یہ ایک ایسی ایسوسی ایشن ہے جو بوتلوں کے ڈھکن جمع کر کے اس کو ریسائیکل کر کے کمپنی کو بیچتی ہے اِس سے جو آمد موصول ہوتی ہے اُس سے معذور لوگوں کے لئے ویل چیئر بنوا کر دیتی ہے جو معذور لوگوں کی مدد کرتی ہے۔اس ایسوسی ایشن کا نام BOUCHONS D’Amour (یعنی ڈھکنوں کی محبت) ہے۔ان کی ایک برانچ مشن ہاؤس بیت السلام میں ہے۔تمام لجنہ اس کام میں حصہ لیتی ہیں۔سال میں دو دفعہ ان کی کارکن سیکرٹری جمع شدہ ڈھکن جو بڑے بڑے تھیلوں میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں مشن ہاؤس سے آ کر لے جاتی ہے اور لجنہ کے اس تعاون پر بہت مشکور ہوتی ہیں اور وہ اس کام کو سراہتے ہوئے فیس بک اور ٹیوٹر پر بھی جماعت کے بارے لکھتے ہوئے شکریہ ادا کرتی ہیں۔

کووڈ 19 میں لجنہ کی خدمات

اس آفات کے دنوں میں گو کہ بہت سے جماعتی پروگرام وقتی طور پر رک گئے تھے مگر خدمت خلق کے کاموں میں ترقی ہوگئی۔ان دنوں میں بیماروں کی تیمار داری کے ساتھ ساتھ ماسک کی سلائی کر وانا اور اس تیار شدہ ماسک کو مفت ہسپتال، ہمسایوں، بوڑھے لوگوں کو، چرچ میں نیز رفاعی اداروں میں پہنچائے گئے۔اس کام میں پورے فرانس کے تمام حلقے شامل ہوئے۔کل ماسک جو تقسیم کئے گئے ان کی تعداد دس ہزار نوسو چودہ ہے (10914) اس کے علاوہ ماسک کے ساتھ بچوں نے کارڈ اور خطوط تیار کر کے بھجوائے جس میں لکھا کہ ان قرنطینہ کے حالات مین ہم تحریر کے ذریعہ ہی ملاقات کرسکتے ہیں۔یہ کارڈ اور خطوط انہوں نے نوٹس بورڈ پر سجائے اور پیغام بھیجا کہ یہ خط و کارڈ ہمارے لئے خوشی وتسکین کا باعث ہیں۔ان کی تعداد اڑتالیس (48) ہے۔پانچ ہسپتال میں چارسو چونتیس (434) کھانے کے پیک بھیجے گئے۔لیل کی لوکل اخبار نے اس خبر کو شائع بھی کیا کہ جماعت احمدیہ کی خواتین ان وبائی دنوں میں رفاعی کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔

شجرکاری

2021ء کو مشن ہاؤس کے علاقہ سے میں لجنہ اماء اللہ نے صد سالہ جوبلی کے تحت اس مہم میں شامل ہوئیں۔اس کام کے لئے مشن ہاؤس کے علاقے کے میونسپل کمیٹی کی میئر خاتون جن کا نام Mme Céline Villecourt ہے ان سے رابطہ کیا گیا۔مشن ہاؤس بیت السلام کے قریبی جنگلات میں اس مہم پر کام ہوا۔دوسرے شہر لیل میں بھی یہ کام سر انجام دیا گیا۔کل اڑتالیس (48) پودے لگائے گئے۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

یوکرین کی جنگ

دوران سال جب جنگی حالات یوکرین کو جب درپیش ہوئے تھے تو لجنہ اماءاللہ نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے۔کل دو ہزار تین سو بیس (2320) چھوٹے بچوں کی اشیاء، جسمانی صفائی کی مختلف اشیاء جن کی تعداد

تین ہزار ایک سو ستر (3170) تھی، نیز ادویات جن کی تعداد ایک ہزار چھ سو تینتیس (1633) تھی، کتابوں کے بیاسی (82) ڈبے نیشنل سیکرٹری خدمت خلق مکرمہ لیلیٰ بے لاربی صاحبہ کی زیر نگرانی حلقوں کے تعاون سے جو مختلف علاقوں کی میونسپل کمیٹیوں، چرچ، سکولوں، کیتھولک کالج میں جمع کروائے گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

مالی میں کنویں کی تعمیر

صدسالہ لجنہ جوبلی کے لئے افریقہ کے ملک مالی میں ایک کنویں کی تعمیر کے لئے عاملہ میں مالی تحریک ڈسکس کی گئی۔ پھر حضور انور ایدہ تعالیٰ سے اس مالی قربانی اجازت و منظوری لی گئی۔ اب تک کل رقم جو جمع ہو چکی ہے وہ چار ہزار پانچ سو پچاس (4550) یورو ہیں۔ اس سال ہی یہ کام پایہء تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ ان شاء اللہ

یتیم خانہ دارالاکرام یمن

2022ء کے آغاز میں لجنہ اماء اللہ یمن کے یتیم خانہ دارالاکرام کی لائبریری کے لئے کتب اکٹھی کر کے ایک نئی سکیم میں شمولیت اختیار کی۔ اس لائبریری کو چھ سال سے لے کر چودہ سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے کتابیں فراہم کی گئیں ان کتابوں کل تعداد آٹھ سو باسٹھ ہے(862) اس کام میں پیرس ریجن، سٹراس برگ، اپیرنے کے حلقے شامل ہوئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

چھاتی کے کینسر کے لئے ایک واک

سب سے پہلے پیرس ریجن کا ایک حلقہ ایولین Yveline اس واک میں شامل ہوا۔

اس ایسوسی ایشن کی دو برانچیں کام کرتی ہیں۔ ایک جس کا نام La Note Rose یعنی گلابی رنگ کی نشاندہی کرنا ہے۔

اور دوسری برانچ کا نام La Ligue contre le Cancer یعنی کینسر کے خلاف مقابلہ کرنا ہے۔

اس ایسوسی ایشن سے رابطہ بذریعہ بیت السلام مشن ہاؤس کی میونسپل کمیٹی کی نائب میئر جن کا نام Madame Thomas Malbek مادام تومامالبیک صاحبہ ہے۔

ان سے رابطہ و معلومات حاصل کرنے پر اس کام کو آغاز کرتے ہوئے سر انجام دیا گیا۔

اس ایسوسی ایشن کا مقصد لوگوں کو صحت کی طرف توجہ دلانا اور یہ کے وہ حفاظتی تدابیر اختیار کریں نیز اس بات کی طرف توجہ دلانا بھی مقصود ہے کہ لوگ اس پیدل واک میں حصّہ لیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمد کو کینسر کی ریسرچ پر لگائیں اور اس رقم کو ان بیمار خواتین پر خرچ کیا جائے جو کینسر میں مبتلا ہیں۔ فرانس میں اس واک کو اکتوبر کی مقررہ تاریخوں پر مختلف شہروں میں کیا جاتا ہے۔ 2018ء سے لجنہ اماء اللہ نے اس واک میں شامل ہونا شروع کیا۔ پھر اس سکیم کو نیشنل سطح پر وسیع کر دیا گیا۔ دورانِ سال شاملین لجنہ کی تعداد پینسٹھ (65) رہی۔ کل رقم جو اس واک کے لئے لجنہ نے اکٹھی کی وہ چھ سو ساٹھ (660) یورو ہے۔ اس ایسوسی ایشن میں طریق یہ ہے کہ واک میں حصہ لینے والا پانچ یورو چندہ بطور ممبر شپ ادا کرے اور اس کے علاوہ مزید چیریٹی بھی جمع کرواسکتا ہے۔ واک میں شاملین گلابی رنگ کی ٹوپی، شرٹ یا رومال نشانی کے طور پر استعمال کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کی خواتین گلابی رنگ کی شالیں لے کر شامل ہوئیں جس پر انہوں کچھ حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے پسند کیا کہ آپ بہت خوش اخلاق لوگ ہیں۔ کیونکہ فرانس کے ماحول میں لوگوں کے دلوں میں پردہ کے متعلق بہت تنگ نظریات ہیں۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے ہم اپنے پردے سے بتا سکتے ہیں کہ ہم ہر نیک اور اچھے کام میں شامل ہوتے ہیں اور اپنے ملک کے خیر خواہ وفادار ہیں۔ یہ واک پانچ کلومیٹر اور سات کلومیٹر کی ہوتی ہے۔ یہ واک نہایت پُر امن ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ یہ قافلہ اپنی ترقی کی منزل کی طرف کامیابی سے بڑھتا رہے اور کل عالم میں اسلام کا پرچم بلند ہو۔ آمین ثم آمین

بقیہ: مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا..... از صفحہ 10

ایسا ماحول میسر ہے کہ ہر بات گھر میں کر سکتے ہیں کسی بیرونی سہارے کی ان کو ضرورت نہیں اللہ کے فضل سے۔ خلیفۂ وقت کی اطاعت ہی زندگی کا حاصل ہے اس بات کا بھی ان کو خوب ادراک ہے۔ بچپن سے ہی اچھی طرح ذہن نشین کروایا کہ جب پیارے حضور خطاب کر رہے ہوں تو اور کچھ نہیں کرنا صرف ان کو سننا ہے پوری توجہ اور احترام سے۔ یہی وجہ ہے کہ اب بھی جوان ہونے پر بھی جب بھی پیارے آقا کا خطاب آتا ہے یا حضور کا کوئی پروگرام آرہا ہو تو سب کچھ چھوڑ کر صرف وہی سنتے ہیں۔ خطبہ جمعہ کے وقت جب پیارے آقا سلام کرتے ہیں تو باآواز بلند وعلیکم السلام کہنے کی عادت ڈالی ہے کہ اس وقت پیارے آقا لائیو ہوتے ہیں گویا ہم میں موجود ہوتے ہیں اس لیے وعلیکم السلام کہنا چاہئے۔ رات جس وقت بھی سوئیں پوری کوشش ہوتی ہے کہ صبح فجر پر ضرور اٹھیں پھر چاہے دیر تک سوئیں پر نماز نہیں قضا کرنی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت احسن رنگ میں کرسکیں اور ان کو حقیقی احمدی مسلمان بنا سکیں آمین ثم آمین۔

(نفیسہ محمود مجلس بلیک ٹاؤن۔ سڈنی)

خواتین کی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی مثالیں

میرا خدا گواہ ہے کہ 1996ء کے بعد سے میں نے اپنی زندگی کے پچیس سال ایک واقف زندگی کی طرح سے گزارے ہیں۔

اور خاکسار محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1996ء سے لے کر آج کے دن تک مختلف جماعتی ذمہ داریوں مثلاً پاکستان میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ پتوکی ضلع قصور، نائب صدر ضلع قصور، صدر لجنہ اما اللہ کوئنز لینڈ آسٹریلیا 2003ء - 2009ء نیشنل سیکریٹری تعلیم لجنہ آسٹریلیا 2013ء - 2015ء نیشنل سیکریٹری تعلیم القران و وقف عارضی لجنہ آسٹریلیا 2015ء - 2018ء اور گزشتہ چار سال (ستمبر 2018ء) سے نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کے طور پر خدمت دین کی سعادت پا رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

میرے دن رات اس سوچ، فکر اور کوشش میں گزرے ہیں کہ کس طرح بہتر سے بہتر منصوبے اور پروگرام بنا کر خود بھی اور اپنی ساتھی بہنوں کو بھی بہترین طریقے سے تعلیم و تربیت نیز خدمت دین کے مواقع فراہم کرسکوں۔ ذاتی طور پر بھی میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ذہنی، جسمانی، قلبی ہر طاقت اس کے دین کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق پا رہی ہوں۔ سارے دیگر علمی و ادبی مشاغل، ملازمت سب چھوڑ چھاڑ کر گھر اور جماعت، جماعت اور گھر بس۔ لجنہ کی ترقی اور عروج کے لئے بے شمار خواب ہیں جو بعض اوقات نیندیں بھی اپنے ساتھ اڑائے لئے جاتے ہیں۔ میرا قدیر خدا اس میں سے جو جماعت کے لئے بہتر ہے پورا فرمائے۔ دل ہے کہ اس پہ بھی چاہتا ہے کہ میرا آخری ذرہ بھی اسی راستے میں فدا ہو، میرا خدا میرے اسی جذبہ قربانی کو میری اولاد کے لئے دعا بنا کر قبول فرمائے اور وہ بھی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہوں نیز نسلاً بعد نسلٍ خلافت سے وابستہ رہیں، اسلام احمدیت کے لئے جان مال وقت اولاد سب قربان کرنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین

بقیہ: لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی ... از صفحہ 12

مشن ہاؤس ٹرونڈ ہائیم (Trondheim)

اللہ کے فضل سے گزشتہ چند سال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین نئے مربی سلسلہ ناروے میں بھیجے ہیں۔ ناروے کے شمال میں تیسرا بڑا شہر Trondheim جس میں بہترین یونیورسٹیاں ہیں۔ یہاں باہر کے ممالک کے اسٹوڈنٹس بڑی تعداد میں پڑھنے آتے ہیں۔ یہ شہر کسی زمانہ میں ناروے کا دارالخلافہ ہوتا تھا۔ گزشتہ چار برس سے اس شہر میں بھی جماعت قائم ہو چکی ہے اور مربی سلسلہ مکرم ہارون احمد پرویز صاحب اپنی فیملی سمیت شہر میں مقیم ہیں اور ماشاء اللہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہاں بھی جناب امیر صاحب ناروے کی خاص توجہ کے تحت ایک مشن ہاؤس کرائے پر لیا گیا ہے۔ جس میں مربی ہاؤس اور جماعت کے لوگوں کے جماعتی کام کے لئے بھی مناسب رہائش موجود ہے۔

ان شاء اللہ ایک دن آئے گا جب ناروے کے اس خوبصورت اور تاریخی شہر میں بھی جماعت کی ذاتی مسجد ہو گی۔

مشن ہاؤس، ستونگر (Stavanger)

Stavanger شہر ناروے کے انتہائی مغرب میں سمندر کے کنارے ایک خطہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے جزیروں پر مشتمل اس شہر کی شہرت تیل کے کارخانوں اور تنصیبات کی وجہ سے ہے۔ مربی سلسلہ نے کوشش کر کے جمعہ پڑھنے کی جگہ بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ جمعہ کا الگ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر نماز جمعہ مربی سلسلہ کی رہائش گاہ میں ہی ہوتی ہے۔

کچھ عرصہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم امیر جماعت صاحب ناروے نے مربی سلسلہ کو جماعتی کاموں کے لئے مشن ہاؤس کے انتظام کرنے کا پیغام دیا ہوا تھا۔ تقریباً ایک سال کی بھاگ دوڑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں اور مربی سلسلہ کی محنت کو قبول کرتے ہوئے چند ہفتے قبل ایک بڑی دو منزلہ، کشادہ، اور مضبوط عمارت عطا کر دی ہے۔ جماعت ناروے نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے یہ عمارت خرید لی ہے۔ جس کی قیمت چھ ملین کرونر ہے، ماشاء اللہ تقریباً نو سو مکعب میٹر کا رقبہ ہے جس میں 228 مکعب میٹر پر عمارت بنی ہوئی ہے۔ الحمد للہ! اللہ کرے گا وقت کے ساتھ مسجد کی سرکاری منظوری بھی مل جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ مکرم مشنری انچارج صاحب ناروے (شاہد احمد کاہلوں) نے جمعہ خطبہ پر جماعت کو اس مشن ہاؤس کے خریدنے کی اطلاع دیتے ہوئے مکرم امیر جماعت صاحب ناروے کی طرف سے اس مشن ہاؤس کی مبارک دیتے ہوئے خریداری کی آدھی رقم لجنہ اماء اللہ ناروے کے ذمہ لگانے کا اعلان بھی کیا۔ اللہ کرے امیر جماعت صاحب کی لجنہ ناروے پر یہ حسن ظنّی ایک مرتبہ پھر درست ثابت ہو۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

عطیہ اسلم۔نیشنل صدر لجنہ ہالینڈ

مالی قربانی کا ایک ایمان افروز نظارہ

آج میں آپ سب کے ساتھ جلسہ سالانہ ہالینڈ سال 2022ء کی بہت پیاری یادوں میں سے ایک واقعہ شیئر کرنا چاہتی ہوں۔

امسال کووِڈ کے بعد جلسے میں شمولیت کے لئے تینوں روز مختلف جماعتوں سے احباب جماعت کو بلایا گیا تھا اور اس وجہ سے چند ایک جماعتی یا تنظیمی اسٹالز ہی لگائے گئے تھے۔

اسی حوالے سے ایک اسٹال ہالینڈ کی مسجد کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کا لگایا گیا تھا۔ یہ اسٹال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے دن سے ہی بہنوں کی توجہ کا مرکز رہا اور جو بہنیں دوسرے دن شامل ہوئیں انہوں نے بھی اپنے وعدوں سے بڑھ کر ادائیگی پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

جلسے کے تیسرے روز اس مسجد کے لئے تحریک کرنے کی غرض سے چیئرمین صاحب کی تقریر تھی۔ انہیں اس وقت تک کی وصولی کی رپورٹ بھیجی گئی جو تقریباً پانچ ہزار یورو تھی تو انہوں نے رپورٹ پڑھ کر اُمید ظاہر کی کہ ان شاءاللہ یہ رقم جلسے کے اختتام تک دس ہزار یورو تک پہنچ جائے گی۔ ان کی تقریر کے بعد خاکسار نے لجنہ کو اس جانب دوبارہ توجہ دلائی اور ان سے درخواست کی کہ وقفے میں ہالینڈ مسجد فنڈ کے سلسلے میں لگائے جانے والے اسٹال پر ضرور جائیں اور دل کھول کر مالی قربانی پیش کریں۔ خاکسار کے اس اعلان کے بعد جلسے کے اختتام تک صرف تین چار گھنٹے باقی تھے۔

مگر مسجد فنڈ کے لئے لگائے جانے والے اسٹال پر ایک لمبی قطار تھی اور چندہ وصولی پر مامور ٹیم ممبرز کو وصولی سے سر اٹھانے کی فرصت نہیں تھی۔ بہنوں نے اپنے وعدوں سے بڑھ کر ادائیگیاں پیش کیں۔ کچھ بہنوں کے سوال تھے کہ کیا ہم ابھی آن لائن بھی ادائیگی کرسکتی ہیں؟ کسی نے اپنے کانوں سے ٹاپس، کسی نے چوڑیاں اور کسی نے انگوٹھیاں اس مد میں پیش کردیں۔ یہ سلسلہ جلسے کا آخری پروگرام شروع ہونے تک جاری رہا اور پھر جونہی اختتامی دعا ہوئی تو بہنیں جو پہلے ادائیگی نہیں دے سکی تھیں دوبارہ اپنی ادائیگیاں کرنے کے لئے اسٹیج پر آ گئیں اور کچھ اس سلسلہ میں لگائے جانے والے اسٹال پر اُمڈ آئیں۔ اس مثالی قربانی کے نظارے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے پندرہ ہزار یورو سے زائد کی رقم ہمارے پاس جمع ہوگئی اور زیورات اس رقم کے علاوہ دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکت سے اطاعت کا جو نظام ہماری جماعت میں قائم ہے، لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اس کی بہترین مثال پیش کی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں آئندہ بھی ایسی ہی قربانیاں پیش کرنے اور اس طرح کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری چھوٹی چھوٹی حقیر قربانیوں کو بہت بڑھا کر قبول فرمائے۔ آمین

فقہی کارنر

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک دوست کی طرف سے عقیقہ کرنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مَیں قادیان میں تقریباً ایک ماہ تک ٹھہرا رہا۔ مولوی عبد اللہ صاحب سنوری بھی وہاں تھے۔ مولوی صاحب نے میرے لئے جانے کی اجازت چاہی اور میں نے اُن کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی نہ جائیں۔ اس عرصہ میں مولوی صاحب کو ان کے گھر سے لڑکے کی ولادت کا خط آیا۔ جس پر مولوی صاحب نے عقیقہ کی غرض سے جانے کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا۔ اس غرض کے لئے جانا لازمی نہیں۔ آپ ساتویں دن ہمیں یاد دلا دیں اور گھر خط لکھ دیں کہ ساتویں دن اس کے بال منڈوا دیں چنانچہ ساتویں روز حضور نے دو بکرے منگوا کر ذبح کر دئے اور فرمایا گھر خط لکھ دو۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 38)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

عاجزی کا نمونہ

ایک بادشاہ تھا جس کا عاجزی کا نمونہ تھا۔حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے پاس ایک مولوی آیا وہ اپنے آپ کو قرآن کریم کا بڑا عالم اور ماہر سمجھتا تھا اور وہ بادشاہ قرآن کریم لکھا کرتا تھا۔ایک کہانی ہے۔اس نے کوئی لفظ لکھا تو اس عالم نے جو اپنے آپ کو بڑا اسکالر اور قرآن و حدیث کا ماہر سمجھتا تھا اس نے کہا کہ یہ لفظ آپ نے غلط لکھا ہے بادشاہ نے اس کے اوپر دائرہ لگا دیا، مارک کر دیا اور جب وہ چلا گیا تو اس نے اس کو مٹا دیا تو اس کے پاس جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا پہلے آپ نے دائرہ لگا دیا تھا تو اس نے کہا کہ میں نے تو صرف اس لیے لگایا تھا کہ میں اپنے اندر تکبر پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا اور اس بات پر بھی کہ یہ مولوی اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا تھا۔ چلو! اس کی بات بھی رہ جائے۔ لیکن میں نے جو لکھا تھا وہ صحیح لکھا تھا اور یہ اصل لفظ ہے بیشک دیکھ لو اور اس کے بعد میں نے مٹا دیا اس کو۔ تو انسان اگر ہر وقت یہ سوچتا رہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔

؎ بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید کہ اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

This week with Huzoor 1 April 2022)

(مطبوعہ الفضل آن لائن 10/ جون 2022ء)

مرسلہ: ابو اثمار اٹھوال

طلوع وغروب آفتاب

20/ دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:31	17:43
مدینہ منورہ		05:37	17:38
قادیان		05:57	17:28
ربوہ		05:36	17:08
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:35	15:57